ثنائے سرکار ہے وظیفہ، قبولِ سرکار ہے تمنا

مشکوٰۃِ بخشش

(نعتیہ دیوان)

...... ☆ مدحت نگار ☆ ......

ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا

نام کتاب: مشکوٰۃِ بخشش (نعتیہ دیوان)

مدحت نگار: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی (مالیگاؤں)

کمپوزنگ: ایس۔آر گرافکس، مالیگاؤں

صفحات:

سنہ اشاعت:

تعداد: 500

طباعت:

قیمت:

رابطہ: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی،

سروے نمبر ۳۹، پلاٹ نمبر ۱۴، نیا اسلام پورہ، مالیگاؤں

423203 (ضلع ناسک)، مہاراشٹر،

موبائل: 09420230235 / 09021761740

ای-میل: mushahidrazvi79@gmail.com

سائٹ: www.mushahidrazvi.blogspot.in

www.scribd.com/mushahidrazvi/

انتساب

اُن عاشقانِ رسول (ﷺ) اور مدحت نگارانِ مصطفی (ﷺ)

کے نام

جنھوں نے فروغِ نعت میں اپنا سب کچھ تج دیا

اور

آج بھی چمنستانِ نعت میں روز بہ روز نو بہ نو انداز میں

نعتِ پاک کے حسین اور خوب صورت گل بوٹے کھلا رہے ہیں

ع گر قبول افتد زہے عزو شرف

سخن ہائے مُشاہدؔ

ناچیز کو بچپن ہی سے پڑھنے لکھنے کا بے حد شوق ہے۔ جماعت دہم سے مَیں نے نعت گوئی کے ذریعہ اپنے ادبی سفر کا آغاز کیا، جس کا اظہار قدرے تفصیل کے ساتھ راقم نے اپنے اولین نعتیہ دیوان "لمعاتِ بخشش" کے سرنوشت میں کیا ہے۔ اللہ کریم جل شانہ اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کرم اور ساداتِ مارہرہ مطہرہ کی روحانی و عرفانی نوازشوں اور قدرداں حضرات کی پیہم پذیرائی کے زیرِ سایا میرا تصنیفی و تالیفی سفر مسلسل جاری و ساری ہے۔ ویسے شاعری سے زیادہ مَیں نے نثر کی طرف توجہ مرکوز رکھی۔ اور روزانہ کچھ نہ کچھ لکھتے رہنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ ۲۰۰۳ء میں UGC کے مشکل ترین امتحان NET میں پہلی ہی شرکت میں حمعنۃً کام یابی نصیب ہوا۔ شاعری سے زیادہ نثر نگاری کی طرف مہمیز دینے میں میرے بزرگوں کی نصیحتیں شامل رہی ہیں۔

اردو کے نمایندہ افسانہ نگار، مشہور فکشن رائٹر حضور شرفِ ملت سید محمد اشرف میاں قادری برکاتی مارہروی (انکم ٹیکس کمشنر، دہلی) نے ناچیز کے نام اپنے ایک کرامت نامے مرقومہ ۲۷ر نومبر ۲۰۰۰ء میں یوں نصیحت فرمائی کہ :

"آپ کی تحریری کاوشوں سے دل بہت خوش ہوا...... اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ ...... مَیں عمر میں آپ سے بڑا ہوں اس لیے دل چاہتا ہے کہ آپ کو ایک بے مانگے کا مشورہ بھی دیتا چلوں۔ ہماری جماعت میں اچھی نثر لکھنے والے بہت کم ہیں۔ اس میدان میں ریاض جاری رکھیے۔ اگر کچھ لکھنے کو نہ ہو تب بھی روزانہ دو صفحات

روزنامچے کی صورت لکھیے۔ کسی کتاب پر تبصرہ لکھیے۔ کوئی حکایت، کوئی کہانی لکھیے۔ کسی جلسے کی کارروائی لکھیے۔ کچھ نہیں تو اعزہ کو خط لکھیے۔ لیکن روزانہ دو صفحات ضرور لکھیے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ کچھ ہی مہینوں میں قلم ایسا رواں ہوجائے گا کہ کسی بھی موضوع پر لکھنے میں ہچکچائیں گے نہیں۔ نثر لکھیے اور خوب لکھیے۔ درمیان کے تکان کے وقتوں کو شاعری سے پُر کر لیجیے۔"

اسی طرح ۱۳؍مئی ۲۰۰۴ء کو اپنے ایک دوسرے شفقت نامے میں حضرت سید محمد اشرف میاں برکاتی مارہروی دام ظلہ العالی نے ناچیز کو شادی کی پیشگی مبارک باد (۱۷؍مئی ۲۰۰۴ء کو ناچیز کی رسمِ مناکحت ادا ہوئی) دیتے ہوئے دوبارہ اس طرح لکھا کہ :

"نثر میں کچھ نہ کچھ لکھتے رہا کیجیے۔ اب تقریبات کا حال شروع سے آخر تک ایک رپورتاژ کی شکل میں، جب بھی شادی کے بعد موقع ملے ضرور لکھیے گا۔"

حضور شرف ملت سید محمد اشرف میاں برکاتی دام ظلہ کے ان ہی نصیحت آمیز کلمات کی وجہ سے نظم کی بہ نسبت نثر میں دل چسپی بڑھتی گئی۔ دینی و علمی، ادبی و تعلیمی اور اصلاحی و دیگر موضوعات پر درجنوں مضامین و مقالات ناچیز نے لکھے جو ملک و بیرونِ ملک کے نمایندہ اخبارات و رسائل اور ماہ ناموں کی زینت بنتے رہے، نیز حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ کی نعتیہ شاعری پر Ph.D کا میرا دیرینہ خواب بھی شرمندۂ تعبیر ہوگیا جو نثر ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ جولائی ۲۰۰۸ء میں محترمہ ڈاکٹر شرف النہار صاحبہ (صدر شعبۂ اردو ڈاکٹر رفیق زکریا ویمن کالج، اورنگ آباد) کی نگرانی میں ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر مراٹھواڑہ یونی ورسٹی سے رجسٹریشن ہوا اور اپریل ۲۰۱۱ء میں Ph.D کی ڈگری تفویض ہوئی۔ وما توفیقی الا باللہ۔

جماعت دہم سے جذبۂ شوق نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو نعتیں لکھوائی تھیں ان کا اچھا خاصا ذخیرہ جمع ہوگیا اور دورانِ پی ایچ ڈی فروری ۲۰۰۹ء میں میرا اولین نعتیہ دیوان "لمعاتِ

بخشش" منظرِ عام پر آیا۔ اہلِ علم و دانش اور اصحابِ نقد و نظر نے میری نعت گوئی اور فکر و فن پر اپنے گراں قدر تاثرات سے نوازا اور دل کھول کر خوبیوں اور خامیوں دونوں کی نشان دہی فرما کر میرے حوصلوں کو جلا بخشی۔ جن میں دنیاے اردو ادب کی قد آور شخصیات سلیم شہزاد، سلطان سبحانی، پروفیسر شکیل الرحمان بابا سائیں، پروفیسر شمس الرحمان فاروقی، پروفیسر ساحل احمد، علیم صبا نویدی، ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی، ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط، ناوک حمزہ پوری، بیکل اتساہی، عبدالاحد ساز، شبیر آصف وغیرہم شامل ہیں۔ یہی نہیں بل کہ شہزادۂ خاندانِ برکات حسان العصر حضور سید آلِ رسول حسنین میاں نظمی مارہروی نے "لمعاتِ بخشش" کی رونمائی پر منظوم دعائیہ تاثر سے نوازا، جو میرے لیے اعزازِ خسروانہ سے کم نہیں۔

پی ایچ ڈی کی ڈگری ملنے کے بعد حوصلہ افزائیوں کے جلو میں دل شکنی کی حد تک ناقدری کا مظاہرہ بھی ناچیز کے ساتھ ہوا جس کا اس لیے کوئی قلق نہیں کہ امام احمد رضا محدث بریلوی اور مفتی اعظم علامہ مصطفیٰ رضا نوری بریلوی قدس سرہم کے پیر خانے دنیاے سنیت کے مرکزِ روحانیت مارہرہ مطہرہ سے ناچیز کو خوب خوب دعاؤں سے نوازا گیا اور مسلسل حوصلہ افزائی کی گئی جس کے نتیجے میں دیکھتے ہی دیکھتے میری کتابیں شائع ہوگئیں اور صرف سال ۲۰۱۱ء میں ناچیز کی گیارہ کتابیں منظرِ عام پر آگئیں۔ ۲۰۱۱ء میں شائع شدہ گیارہ کتابوں میں۔" درمیان کے تکان کے وقتوں کو شاعری سے پُر کرتے ہوئے۔" اردو کی ایک دل چسپ اور غیر معروف صنعت "صنعتِ تشطیر" پر مشتمل ایک شعری مجموعہ "تشطیراتِ بخشش" منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوگیا۔ جسے مذکورہ صنعت پر مبنی شہرِ ادب مالیگاؤں کے پہلے شعری مجموعے کا اعزاز حاصل ہوا۔

اہلِ علم جانتے ہیں کہ حکومتی ملازمت سے منسلک رہنے والوں کے پاس سب سے زیادہ جس چیز کی کمی ہوتی ہے وہ ہے وقت۔ ناچیز بھی ضلع پریشد کی ایک اسکول میں گذشتہ ۹؍سال سے درس و تدریس کے پیشے سے وابستہ ہے۔ راقم کی اسکول فل ٹائم ہے قارئین سمجھ سکتے ہیں کہ میرے

پاس کتنا وقت بچتا ہوگا۔ خیر یہ تو اللہ اور اس کے رسول (جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم) کا بے پایاں فضل و کرم ہے کہ وہ مجھ جیسے کم علم سے کچھ کام لے رہے ہیں، ورنہ من آنم کہ من دانم۔ مجھے اس امر کی بے انتہا خوشی ہے کہ مَیں نے اپنے وقت کا غلط استعمال نہیں کیا ہے۔

جملۂ معترضہ کے طور پر چند بے ربط باتیں درمیان میں آگئیں۔ بہر کیف! نثر نگاری کے ساتھ شاعری یعنی نعت گوئی بھی جاری رہی۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ نعتیں لکھی نہیں گئیں بل کہ لکھوائی گئی ہیں۔ مجھے بڑی مسرت ہو رہی ہے کہ آپ کے ہاتھوں میں ناچیز کی ۳۶ رویں پیش کش، تیسرا شعری مجموعہ اور دوسرا نعتیہ دیوان "مشکوٰۃِ بخشش" ہے۔ اس مجموعہ میں نعتوں کے علاوہ قطعات، مناقب، قصائد اور چند آزاد منظومات شامل ہیں۔ مجھے تسلیم ہے کہ میرا کلام فنی اسقام سے مبرا نہیں ہوگا۔ اصحابِ نقد و نظر سے ملتمس ہوں کہ تنقید برائے اصلاح سے کام لے کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔ معلوم ہونا چاہیے کہ ناچیز کی دوسری شعری تصنیف "تشطیراتِ بخشش" کے بارے میں بعض علما و ناقدین نے صنعتِ تشطیر پر مشتمل نعتیہ ادب میں ایک بہترین اور اولین کاوشات میں سے شمار کیا ہے۔

دعا گو ہوں کہ اللہ عزوجل اس نعتیہ دیوان کو میرے اور میرے والدین اور جملہ اہلِ خانہ کے لیے توشۂ نجات بنائے (آمین بجاہ الحبیب الامین صلی اللہ علیہ وآلہٖ و بارک وسلم)

محمد حسین مُشاہدؔ رضوی،

۲۲ رذی الحجہ ۱۴۳۲ھ یوم ولادت حضور مفتی اعظم
۱۹ رنومبر ۲۰۱۱ء بروز سنیچر

سروے نمبر ۳۹، پلاٹ نمبر ۱۴ نیا اسلام پورہ، مالیگاؤں (ضلع ناسک)
Cell # 09420230235

مشکوٰۃِ بخشش۔ اردو کے نعتیہ ادب میں عمدہ اضافہ

تحریر: سہیل احمد صدیقی

مشکوٰۃِ بخشش، مشاہد رضوی کا دوسرا نعتیہ مجموعہ کلام ہے، اس سے قبل، انہیں "لمعاتِ بخشش" کی شکل میں ابتدائی سعادت نصیب ہوئی۔ "صنعتِ تشطیر" پر مشتمل ایک شعری مجموعہ "تشطیراتِ بخشش" اور گزشتہ سال لگاتار گیارہ کتب کی اشاعت نے بھی انہیں ممتاز کر دیا ہے۔ ہم یہاں اُن کے اس کارنامے پر تفصیلی گفتگو سے قاصر ہیں جو انہوں نے ادبِ اطفال کے لیے تحریکی انداز میں انجام دیا، نیز امہات المومنین اور مشاہیر صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے متعلق تصنیف و تالیف اس پر مستزاد...... سر دست، اُن کے تازہ نعتیہ گلدستے پر کچھ خامہ فرسائی کی جا رہی ہے۔

ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی عہدِ جدید کے اُن منفرد اہلِ قلم میں شامل ہیں جن کا خامہ کبھی تھکتا دکھائی نہیں دیتا، خصوصاً جس طرح انہوں نے خود کو حمد و ثنائے کبریا و مدحتِ مصطفیٰ (ﷺ) میں مشغول اور مخصوص کیا ہے، وہ یقیناً لائقِ ستائش و قابلِ تقلید ہے۔ ہم اکثر رسماً کہا کرتے ہیں:۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست...... یا۔

اللہ اگر توفیق نہ دے، انسان کے بس کی بات نہیں،

مگر یہ حقیقت مسلم ہے کہ جب حمد و نعت کی بات ہوگی تو ہر کس و ناکس کے لیے محض طبع آزمائی بر بنائے خوش طبعی، ممکن نہ ہوگی۔ ہمارے بزرگوں میں اعلیٰ حضرت احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ جیسی نابغہ شخصیات کا ہونا، یقیناً باعثِ فخر ہے کہ نہ صرف اعلیٰ پائے کے نعت گو تھے، پابندِ شریعت

تھے، ذی علم سخن ور تھے، بلکہ بیک وقت متعدد علوم وفنون پر حاوی تھے۔ آج ایسے سائنس داں کی تلاش بھی کی جاتی ہے کہ ان کے محض سائنسی کارناموں کا ہی پورا احاطہ کرتے ہوئے وہ سارا علم اردو، انگریزی اور دیگر زبانوں میں منتقل کرے .... مگر محض یہ حسرت وتاسف کافی نہیں، ہمیں کم ازکم ان کے علمی سرمایے سے اکتساب کی ایسی سعی تو کرنی لازم ہے کہ جیسے عطر فروش کی دکان سے کچھ عطر، مفت ہی سہی، بطور نمونہ لے کر اپنے بدن سے مَس کرلیں۔ اس تمہید کے پیش نظر، برادرم مشاہدؔ رضوی کا نعت گوئی میں انہیں 'مثال' (Ideal) بنانا اور حتی المقدور، ان کی اتباع کرنا، خصوصاً، قرآنی آیات اور احادیث سے خوشہ چینی کی 'سنتِ رضوی' پر عمل، خود مشاہدؔ کو دوسرے نعت گو شعرائے عصر کے لیے مثال بناتا ہے۔

مشکوٰۃِ بخشش کی ابتدا میں حمدیہ کلام دیا گیا ہے۔ مشاہدؔ اس ضمن میں بہت محتاط ہیں، لہٰذا انہوں نے ذات باری تعالیٰ کے لیے توصیفی الفاظ بھی کہیں اور سے چننے کی بجائے، اسماء الحسنیٰ سے انتخاب کیے ہیں۔ اچھی کاوش ہے، اس سے قبل، ان کے کئی معاصر، بشمول یہ خاکسار، یہ سعی کرچکے ہیں....... اس طرح شاعر کی کسی ناموزوں عبارت سے ممکنہ طور پر حفاظت بھی ہوتی ہے اور خالق کے اپنے الفاظ ہی میں اس کی حمد وثنا کرنے سے ثواب کا امکان بھی بڑھ جاتا ہے کہ

شعر بھی ہوگیا، ورد بھی ہوگیا، بات بھی بن گئی، کام بھی ہوگیا!

ایک سرسری نظر کلام مشاہدؔ پر ڈالیں تو اندازہ ہوگا کہ انہوں نے جہاں بَرتی ہوئی ردیفوں پر طبع آزمائی کی، مشاہیر کے پہلے سے قلم کردہ، خیالات کی نئی بندش لائے، وہیں بعض جگہ انہوں نے مضمون آفرینی کی کوشش بھی کی۔ عقیدت سے مملو کلام میں صنائع وبدائع کی تلاش یقیناً کوئی اہل نظر، ذی علم سخن ور کرسکتا ہے، لیکن ان کا اکثر نعتیہ کلام، کسی قسم کی دقیق نکتہ بینی سے بے نیاز ہے۔ چند نمونے دیکھیے:

جدھر سے گذرے وہ جانِ بہار کیا کہنا
مہک مہک اٹھی وہ رہ گزار کیا کہنا
دل حزیں مرا کھل جائے بن کے باغ و بہار
جو دیکھوں کوے نبی خلد زار کیا کہنا

ان اشعار میں شعریت بھی ہے، عقیدت بھی اور کہیں غلو کا احتمال نہیں۔

کہیں وہ معجزات سے خوشہ چینی کرتے ہیں:

بس ایک پیالہ سے سَتّر کو کردیا سیراب
کہ مصطفی (ﷺ) ہیں وہ بااختیار کیا کہنا

تو کہیں حدیث کی مدد سے صحیح عقیدے اور عقیدت کا امتزاج ایسے پیش کرتے ہیں کہ قاری وسامع جھوم اٹھیں:

خدا نے ان کو بنایا ہے قاسم نعمت
ہے ان کے صدقے مرا روزگار کیا کہنا

جب وہ یہ کہتے ہیں کہ حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے روضے کی زیارت میری منزل ہے تو وہ یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ شوق ہی امام اور رہنما بھی بنتا ہے:

منزل مرے قدموں میں، خود آپ سمٹ آئے
جب دل میں چلوں لے کر، مَیں شوق زیارت کا

اور یہ دیکھیے کہ اس شعر میں کلاسیکی شعرا کا سا انداز نظر آتا ہے، جب کہ عقیدت بھی اپنی جگہ موجزن ہے:

خالق نے ازل ہی سے، سرکارِ مدینہ کو
مختار بنایا ہے، مَے خانۂ وحدت کا

جب وہ جدت طرازی کا قصد کرتے ہیں تو ایسی ردیف میں نعت کہتے ہیں کہ نظیر کم کم ملے.... یہ پوری نعت اس امر کی مقتضی ہے کہ اس پر کوئی دیانت دار ناقد کچھ لکھے:

نوکِ خامہ نے کھلائے جب کہ مدحت کے گلاب
کھل اٹھے بزمِ الم میں تب مَسرّت کے گلاب

آپ آئے تو صنم خانوں میں آیا زلزلہ
ہو گئے خوشبو بداماں ہر سو وحدت کے گلاب

دشتِ ویراں کی طرح ہو قبر ان کی خار زار
ہوں نہ جن کے دل میں شاہِ دیں کی عظمت کے گلاب

سرخروئی دونوں عالم کی اگر مقصود ہے
زیست کے حاصل بنیں آقا کی سیرت کے گلاب

نعت لکھنا ہے مُشاہدؔ ، تو رہے پیشِ نظر
عشق و الفت کے کنول ، حُسنِ شریعت کے گلاب

کیسے، عقیدت اور عقیدے کا درست امتزاج دکھائی نظر آتی ہے کہ نہیں...... ہمیں ان معترضین سے کچھ لینا دینا نہیں جو اپنی تبلیغ کا آغاز ہی اس مکروہ و شنیع فعل سے کرتے ہیں کہ "رسول (ﷺ) کو یہ علم نہ تھا، انہیں وہ پتہ نہ تھا...... وہ ہمارے جیسے عام انسان تھے، ان کا کام تو بس ڈاکیے والا تھا...... معاذاللہ!۔ جہاں عقیدت کی جگہ تنقیص لے لے، وہاں ایمان کہاں باقی

رہا؟؟؟...... بات کی بات ہے کہ آج کا عام سائنس داں نہیں، بلکہ سائنس کا طالب علم بھی اس قابل ہے کہ منکرین رسالت کے جدید معترضین کے احمقانہ اعتراضات کا علمی اور سائنسی انداز میں جواب دے سکے۔ جب اللہ توفیق دے تو وہ اس ذریعے سے بھی ہدایت حاصل کر سکتے ہیں، ورنہ، وحی میں بھی اپنے مطلب کی بات ڈھونڈنے کا شیطانی فعل تو بہت ہوا اور اس سے شانِ مصطفوی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

غالبؔ جیسے یکتائے روزگار سخن ورنے تو یہ کہہ کر اپنی عاجزی ظاہر کر دی تھی کہ ہم نے اس عظیم ہستی کی ثنا کا معاملہ، خدائے بزرگ و برتر پر چھوڑا جو ان کی صحیح مرتبہ شناس ہے:

غالب ثنائے خواجہ (ﷺ) بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد (ﷺ) است

مگر مشاہد نے یہ کہہ کر عقیدت نگاری کا صحیح نمونہ رقم کیا ہے:

قلم میں تاب کیا جو لکھ سکوں سرکار کی مدحت
بہ فضلِ رب زباں پر ہے شہِ ابرار کی مدحت

ایک جدید فتنہ انگیز عورت نے اپنے ایک خطاب میں دریدہ دہنی کی یہ جسارت کی تھی کہ اردو کی پوری نعتیہ شاعری کیا ہے، حضور (ﷺ) کے بال کیسے تھے، گال کیسے تھے، معاذاللہ! ..... جواب دینے والوں نے جواب بھی دیا اور اس کے اندھے عقیدت مند، اُسے پاکستان کے سب سے بڑے نجی ٹیلی وژن چینل پر عالمہ بنا کر بھی لے آئے، مگر مشاہد بھی بحمداللہ، ہر راسخ العقیدہ مسلمان کی طرح، یہ کہنے میں فخر محسوس کرتے ہیں:

جہانِ فکر و فن ان کا نکھر جائے سنور جائے
کہ جو کرتے ہیں ان کی زلفِ خوشبو دار کی مدحت

شعری صنائع پر لکھنا میرا منصب نہیں، نہ ہی میں اس مرتبہ بعض دیگر کتب کی طرح کلام مشاہد میں صنائع کی طرف اشارہ کروں گا، مگر یہ ضرور کہوں گا کہ میرے قابل احترام دوست اپنی کتاب کی بصد احتیاط، متن خوانی (Proofreading) اور نظرِ ثانی ضرور کرا لیں۔ بعض جگہ ایسی اغلاط راہ پا گئی ہیں کہ جن سے مطلب خبط ہوتا ہے، کہیں مقامات پر انہوں نے شعوری طور پر، مشہور و معروف اسما اور اصطلاحات کے لیے مختلف، شاید جدید، املا استعمال کر کے مجھ ایسے "کہنہ پسند" کو چونکا دیا ہے اور محض ایک نعت کا حوالہ دے کر بات مختصر کروں گا:

ترے قلم کو مُشاہدؔ مَیں چوم لوں بڑھ کر
کہ لکھ رہا ہے وہ مدحت محبتوں کے ساتھ

اس نعت کی ردیف پر مجھے اعتراض ہے۔ مشاہد رضوی، اہلِ زبان ہیں تو انہیں چاہیے کہ چالو زبان کا استعمال، وہاں نہ کریں کہ سند بن جائے۔ محبت کی جمع بنانا اور پھر محبت سے کی بجائے محبت کے ساتھ..... ایں چہ بوالعجبیست!

مجموعی طور پر مشکوٰۃِ بخشش، یقیناً اردو کے نعتیہ ادب میں عمدہ اضافہ ہے اور اس پر تنقید نگاری کے لیے اہلِ کشور، نعت گو شعرائے کرام کو صلائے عام ہے۔ رب ذوالجلال میرے اس معاصر خورد کو دارین کی سرخروئی اور مسرت و شادمانی، نیز علم میں اضافہ عطا کرے۔ آمین بجاہ النبی الامین (ﷺ)

س اس/ ۳۔۱۰۔۲۰۱۲ء

حمدِ باریِ تعالیٰ

اَلْحَمْدُ لِلْمُتَوَحِّدِ
بِجَلَالِهِ الْمُتَفَرِّدِ
وَصَلَاتُهُ دَوْمًا عَلٰی
خَيْرِ الْاَكَابِرِ مُحَمَّدٖ
(کلام: امام احمد رضا بریلوی)

اس خدائے یکتا کی حمد و ثنا
جو اپنے جلال میں یکتا و یگانہ ہے
تمام مخلوق میں سب سے اعلیٰ انسان محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
پر خدا کی رحمت ہمیشہ ہمیشہ نازل ہوتی رہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

حمدِ باریِ تعالیٰ

تری ذات سب سے عظیم ہے تری شان جل جلالہٗ
تو ہر اک سے بڑھ کے کریم ہے تری شان جل جلالہٗ

تو قدیر ہے تو بصیر ہے ، تو نصیر ہے تو کبیر ہے
تو خبیر ہے تو علیم ہے تری شان جل جلالہٗ

تو غفور بھی تو شکور بھی ، تو ہی نور بھی تو صبور بھی
تو حفیظ ہے تو حلیم ہے تری شان جل جلالہٗ

تو مقیت بھی تو فرید بھی ، تو ممیت بھی تو وحید بھی
نہیں کوئی تیرا سہیم ہے تری شان جل جلالہٗ

تو حسیب ہے تو رقیب ہے، تو مجیب ہے تو حبیب ہے
تو رؤف بھی تو رحیم ہے تری شان جل جلالہٗ

تو شہید بھی تو رشید بھی ، تو مجید بھی تو مُعید بھی
تو حمید ہے تو حکیم ہے تری شان جل جلالہٗ

تو ہے منتقم تو وکیل بھی ، تو ہے مقتدر تو کفیل بھی
تو ہی نعمتوں کا قسیم ہے تری شان جل جلالہٗ

ترے دم سے باغ و بہار ہے، کہ تجھی سے ہر سو نکھار ہے
تو گلوں میں وجہِ شمیم ہے تری شان جل جلالہٗ

مِلا حمد و نعت کا شوق جو ، یہ مُشاہدؔ خطاکار کو
یہ ترا ہی فضل عمیم ہے تری شان جل جلالہٗ

☆

مدحتیں

نویدِ عیسیٰ دعاے خلیل

نویدِ عیسیٰ دعاے خلیل ہیں آقا
حبیبِ اعظمِ ربِّ جلیل ہیں آقا

ہر ایک شَے کے لیے آپ بے گماں رحمت
کہ عاصیوں کے یقیناً وکیل ہیں آقا

ہمارا ایماں ہے ابوالحسن شہ کے ایماں پہ
ہر اک اصیل کے بے شک اصیل ہیں آقا

نہ اُن سا کوئی بنایا ہے دستِ قدرت نے
خدا کی خلق میں وہ بے مثیل ہیں آقا

قسیمِ نعمتِ ربِّ جہاں وہی تو ہیں
زمانے بھر کے مُشاہدؔ کفیل ہیں آقا

☆

انوارِ محبت

اس دل کی سیاہی کو سرکار مٹا دینا
انوارِ محبت سے پُر نور بنا دینا

پژمردہ طبیعت کو سرکار کھِلا دینا
دربارِ مقدس کا دیدار کرا دینا

دنیا کی محبت سے سرکار چھڑا دینا
بس اپنی عقیدت ہی اس دل میں بسا دینا

طائف میں ہُوا کیا کیا ہو کیسے بیاں؟ لیکن
سرکار کا دیکھیں تو ایسوں کو دُعا دینا

لب پہ مرے نعتیں ہوں، نظروں میں مدینہ ہو
اس وقت مرے مولا! تُو مجھ کو قضا دینا

مَیں نعت کے سارے ہی آداب بجا لاؤں
حسان کے صدقے میں مدحت وہ سکھا دینا

کہتا ہے مُشاہدؔ یہ نوریؔ کے وسیلے سے
"ہر داغ مٹا دینا اور دل کی دوا دینا"

☆

دکھادے یا خدا طیبہ

شہ کوثر کا بٹتا ہے جہاں میں ہر طرف باڑا
جو اُن سے دور ہوگا وہ رہے گا ہر جگہ تنہا

ہر اک دھڑکن یہ کہتی ہے دکھا دے یا خدا طیبہ
سیاہی دل کی دھل جائے جو دیکھوں گنبدِ خضرا

جہاں میں چار جانب نفرتوں کا بول بالا تھا
محبت کا مروّت کا اخوت کا کیا چرچا

کہ باندھا پیٹ پہ پتھر چٹائی کا رہا بستر
دیا ہے سادگی کا درس ہم کو آپ نے ایسا

یتیموں ، بے کسوں ، بیواؤں ، مظلوموں کو آقا نے
عطا کی عزتیں ، جینے کا اُن کو حوصلہ بخشا

بنایا پیکرِ بے مثل اپنے چار یاروں کو
صداقت کا ، عدالت کا ، سخاوت کا ، شجاعت کا

مُشاہدؔ کچھ نہ تھا اوقات بھی رکھتا نہیں تھا کچھ
کرم سے آپ کے کہلا رہا ہے نعت کو شاہا

☆

مرکزِ تجلیوں کا ہے روضہ حضور کا

سوچو تو کیسا اعلا ہے رتبہ حضور کا
عرشِ بریں نے چوما ہے تلوا حضور کا

قرآں میں ہے رفعتِ خیرالبشر رقم
ادراک سے بھی دور ہے رتبہ حضور کا

مدحت کا حق ادا ہو یہ ممکن نہیں کبھی
اللہ جب ہے واصف و شیدا حضور کا

طیبا میں ہو رہی جو ہے برسات نور کی
مرکز تجلیوں کا ہے روضہ حضور کا

پُشتوں تلک مہک نہ گئی عرقِ پاک کی
خوش بُو کا وہ خزینہ پسینہ حضور کا

طرزِ حیات کی نہیں تمثیل دہر میں
سب سے بلند و بالا سلیقہ حضور کا

فضلِ خدا سے ہے یہ مُشاہدؔ ہمیں یقیں
دیکھیں گے ہم ضرور مدینہ حضور کا
☆

نعت سیدِ عالم ﷺ

بن جائے گا خادم جو اک بار شہِ دیں کا
دامن نہ وہ چھوڑے گا زنہار شہِ دیں کا

اے چارہ گرو! تم سے دنیا میں کسی صورت
اچھا نہ کبھی ہوگا بیمار شہِ دیں کا

کیوں دل میں کرے خواہش وہ اور کسی شَے کی
ہوجائے جسے حاصل دیدار شہِ دیں کا

کوشش تو کی لوگوں نے جاں توڑ مگر پھر بھی
حل کر نہ سکا کوئی اسرار شہِ دیں کا

پہلے کی طرح قدسی پھر رشک کریں تجھ پر
اپنالے اگر انساں اطوار شہِ دیں کا

پامال خزاؤں سے ہوگا نہ قیامت تک
شاداب ازل سے ہے گل زار شہِ دیں کا

اللہ بھلادوں مَیں ہر شَے کی محبت کو
جائے نہ مگر دل سے اِک پیار شہِ دیں کا

کرتا ہوں مُشاہدؔ مَیں دن رات دعا رب سے
دکھلادے مجھے روضہ اِک بار شہِ دیں کا

☆

جانِ بہار

فضا ہوئی ہے بڑی خوش گوار کیا کہنا
ہے لب پہ مدحِ شہِ ذی وقار کیا کہنا

جدھر سے گذرے وہ جانِ بہار کیا کہنا
مہک مہک اٹھی وہ رہ گزار کیا کہنا

دلِ حزیں مرا کھل جائے بن کے باغ و بہار
جو دیکھوں کوے نبی خلد زار کیا کہنا

کرم سے اُن کے تصور میں آگیا طیبا
قرار پا گئے یوں بے قرار کیا کہنا

بس ایک پیالہ سے سَو کو کردیا سیراب
کہ مصطفیٰ ہیں وہ بااختیار کیا کہنا

خدا نے اُن کو بنایا ہے قاسمِ نعمت
ہے اُن کے صدقے مرا روزگار کیا کہنا

لحد بنے گی مُشاہدؔ کی مسکنِ انوار
کہ آئیں گے مرے وہ غم گسار کیا کہنا

☆

نعتِ نبی ﷺ

جو نعتِ نبی گنگناتا رہے گا
تو پھر اس کو غم کیوں ستاتا رہے گا

وہ جنت میں اک گھر بناتا رہے گا
جو جاں اپنی اُن پر لٹاتا رہے گا

جو یادیں نبی کی بساتا رہے گا
کنول اپنے دل کے کھلاتا رہے گا

جو سنّت کو ہر دم نبھاتا رہے گا
خدا اس کا رتبہ بڑھاتا رہے گا

جو رہبر رضاؔ کو بناتا رہے گا
مُشاہدؔ کو نعتیں سناتا رہے گا

☆

مدحتِ مصطفیٰ ﷺ

جو دل سے کرتا ہے اظہار اُن کی عظمت کا
بنے گا دیکھنا حق دار وہ تو جنت کا

حرا کے چاند کی نوری کرن سے عالم میں
کہیں نظر نہیں آتا نشان ظلمت کا

یہ کہکشاں یہ ستارے یہ چاند یہ سورج
بلا شبہ ہے یہ صدقہ اُنھیں کی رحمت کا

کوئی گھٹا نہیں سکتا نبی کے رتبے کو
بیان آیا ہے قرآں میں اُن کی رفعت کا

کہاں قلم میں مُشاہدؔ کے تاب مدحت کی
جو نعت لکھتا ہے صدقہ ہے شاہِ برکت کا

☆

دامنِ رحمت

پوشیدہ نہیں آپ سے جو حال ہے امت کا
سیلاب سا امڈا ہے باطل کی عداوت کا

توحید کی دنیا میں پھیلے گی ضیا ہر سو
فاران سے ابھرا ہے خورشید رسالت کا

پھر آج ضرورت ہے فاروق کی خالد کی
دنیا ہے پھر بدلا انداز قیامت کا

پھر دامنِ رحمت میں خود آپ سمٹ آئے
جینے ہی نہیں دیتا احساس ندامت کا

اب گنبدِ خضرا کا منظر ہے نگاہوں میں
یا میرے تصور میں نظارا ہے جنت کا

منزل مرے قدموں میں خود آپ سمٹ آئے
جب دل میں چلوں لے کر مَیں شوق زیارت کا

خالق نے ازل ہی سے سرکارِ مدینہ کو
مختار بنایا ہے مَے خانۂ وحدت کا

جب نام شہِ دیں کا سنتا ہوں سرِ محفل
جھک جاتا ہے سر میرے جذبات وعقیدت کا

مسرور نہ ہوں کیوں کر وہ اپنے مقدر پہ
حاصل ہے شَرَف جن کو سرکار کی مدحت کا

کیوں ڈر ہو مُشاہدؔ کو میزان و سرِ پُل پہ
ہر شعر میں ہے میرے انداز عبادت کا

☆

نصیب

مرے قلم کا تو دیکھیں چمک اٹھا ہے نصیب
جو نعت لکھنے کا فن اس کو ہوگیا ہے نصیب

مَیں اس کی پیاری نگاہوں کو چوم لوں بڑھ کر
جسے زیارتِ در کا شَرَف ہُوا ہے نصیب

جسے جگہ ملے طیبا میں دفن ہونے کی
ہر ایک انساں سے بڑھ کر اُسے بھلا ہے نصیب

درِ رسول پہ جانے کی آس ہو پوری
چمک اُٹھے مرے مولا! بجھا بجھا ہے نصیب

اے کاش! خواب میں آقا کبھی یہ فرمادیں
مرے غلاموں میں تیرا بھی ہوگیا ہے نصیب

وہ جس کے دل میں محبت نہ ہو شہ دیں کی
یقین جانو کہ اس کا بڑا بُرا ہے نصیب

نہ کیوں ہو نازاں مُشاہدؔ نصیب پر اپنے
کہ ان کی مدحتیں لکھنا مرا بنا ہے نصیب

☆

مدحت کے گلاب

نوکِ خامہ نے کھلائے جب کہ مدحت کے گلاب
کھل اُٹھے بزمِ الم میں تب مَسرّت کے گلاب

آپ آئے تو صنم خانوں میں آیا زلزلہ
ہوگئے خوشبو بداماں ہر سو وحدت کے گلاب

دشتِ ویراں کی طرح ہو قبر اُن کی خار زار
ہوں نہ جن کے دل میں شاہِ دیں کی عظمت کے گلاب

سرخ روئی دونوں عالم کی اگر مقصود ہے
زیست کے حاصل بنیں آقا کی سیرت کے گلاب

نعت لکھنا ہے مُشاہدؔ ، تو رہے پیشِ نظر
عشق و الفت کے کنول، حُسنِ شریعت کے گلاب

☆

رحمتِ غفّار

دیکھوں جو کبھی خواب میں سرکار کی صورت
دل میرا چمک اُٹھے گا انوار کی صورت

دہشت بھی تھی نفرت بھی تھی ذہنوں میں ہر اک سمت
آقا نے نکالی حسیں کردار کی صورت

توحید کے انوار لیے آئے شہِ دیں
عالم میں بنے رحمتِ غفّار کی صورت

بس ایک تصور سے فقط شاہِ دنا کے
سب مٹ گئی اندوہِ گراں بار کی صورت

وہ جس میں ہوئے جلوہ فگن سیدِ عالم
میں دیکھ لوں اک بار اسی غار کی صورت

میں سانس بھی لوں تیز تو یہ بے ادبی ہے
کس طرح نکالوں یہاں اظہار کی صورت

یاربّ جہاں کلکِ مُشاہدؔ سے ہمیشہ
کھلتی ہی رہے نعت کے گل زار کی صورت

☆

سرکار کی مدحت

قلم میں تاب کیا جو لکھ سکوں سرکار کی مدحت
بہ فضلِ رب زباں پر ہے شہِ ابرار کی مدحت

جہانِ فکر و فن اُن کا نکھر جائے سنور جائے
کہ جو کرتے ہیں ان کی زلفِ خوشبو دار کی مدحت

دلِ ظلمت زدا میں نور کا سیل رواں اُترے
زباں کرنے لگے جب چہرۂ انوار کی مدحت

لحد اُن کی معطر ہو ، معتبر ہو ، منور ہو
کہ جو کرتے رہیں خوشبوے حق سرکار کی مدحت

مُشاہدؔ اِک نہ اِک دن روضۂ سرکار دیکھے گا
کیے جا ہر نفس اُمت کے اس غم خوار کی مدحت

☆

اُسوۂ حسان

خدا رکھتا ہے ہر لمحہ اسی انسان سے رغبت
ہے جس کو شاہِ دیں صلِ علا ذی شان سے رغبت

نہ وہ منزل کو بل کہ خود ہی منزل ان کو ڈھونڈے گی
رہے پختہ دلِ مسلم میں گر قرآن سے رغبت

مقدر ذلت و خواری ہمارا بن نہیں پاتا
جو رہتی دل میں شاہِ دین کے فرمان سے رغبت

نبی پاک کے دشمن سے وہ رشتہ نہیں رکھتے
ہے ذرہ بھر بھی جس انسان کو ایمان سے رغبت

مُشاہدؔ خستہ جاں کی ہے دعا ربِّ جہاں تجھ سے
رہے قائم ہمیشہ اُسوۂ حسان سے رغبت

☆

توشۂ بخشش

لکھا جو شعرِ عقیدت بڑی محبت سے
برس برس اٹھی رحمت بڑی محبت سے

صریرِ خامہ نوائے سروش بن جائے
کہ جب رقم کرے مدحت بڑی محبت سے

بنے گا توشۂ بخشش یہ فکر و فن میرا
کریں گے آقا شفاعت بڑی محبت سے

جہاں میں امن کی بادِ بہار چلنے لگے
بنیں جو حاملِ سیرت بڑی محبت سے

مکاں سے لامکاں ان کی رسائی کیا کہنا
عطا کی رب نے یہ رفعت بڑی محبت سے

حرا کے چاند کی نوری کرن سے عالم میں
شکست کھا گئی ظلمت بڑی محبت سے

ترے قلم کو مُشاہدؔ میں چوم لوں بڑھ کر
کہ لکھ رہا ہے وہ مدحت بڑی محبت سے

☆

نعتِ پاک

ذکرِ نبی سے دوری ہو یہ بات ہے عبث
بے عشق جو بسر ہو وہ حیات ہے عبث

جس دن دُرود نہ پڑھیں وہ دن فضول ہے
یادِ مدینہ آئے نہ وہ رات ہے عبث

ہم تو گدائے در ہیں ہمارے لیے سُنیں
لعل و جواہرات کی سوغات ہے عبث

وہ جس کے دل میں عظمتِ شاہِ رُسل نہیں
لاریب! اُس بشر کی ہر اک بات ہے عبث

جو لکھ سکے نہ نعت مُشاہدؔ کسی بھی طَور
فکرِ سخن وری میں وہی ذات ہے عبث

☆

قناعتوں کا تاج

سجے گا سر پہ انھیں کے شفاعتوں کا تاج
انھیں مِلا ہے یقیناً وکالتوں کا تاج

بس اک چٹائی کا بستر، شکم پہ ہے پتھر
نبی نے پہنا ہے کیسی قناعتوں کا تاج

زبان سارے فصیحوں کی ہوگئی گونگی
سجائے آئے جو آقا بلاغتوں کا تاج

کلیم طور پہ عرشِ عُلا سے آگے یہ
نبی کو زیبا ہے رب کی قرابتوں کا تاج

مہک مہک اُٹھے کوچے جدھر سے گذرے آپ
اُنھیں عطا ہوا ساری لطافتوں کا تاج

وہ صدق و عدل و سخا و وفا کے پیکر تھے
جنھیں بھی بخشا نبی نے خلافتوں کا تاج

رضاؔ کی نعتوں کو تُو رہنما بنائے رکھ
انھیں مِلا ہے مُشاہدؔ فصاحتوں کا تاج

☆

علوے روح

روضۂ پاک آرزوے روح
نعت سرکار آبروے روح

ارضِ طیبا پہ میرا دم نکلے
ہے یہی بالیقیں علوے روح

خاکِ پاے نبی ملے مجھ کو
پوری ہوجائے جستجوے روح

الفت شہ کی مَے سے دل ہو صاف
کہ اسی سے ملے وضوے روح

نعت کا فن ملا مُشاہدؔ کو
روز افزوں ہوئی ہے بوے روح

☆

معراجِ قسمت

اُن کی مدحت کی طرف جب سے ہوا ہے میرا رُخ
روز افزوں ہے عنایاتِ خداوندی کا رُخ

کچھ نہ دے گی تجھ کو دنیا کی محبت دیکھنا
نوجواں کر اُن کی الفت کی طرف تو اپنا رُخ

ایک اک موے بدن پُرنور ہوجائے مرا
خواب میں گر دیکھ لوں مَیں سید والا کا رخ

خارہاے دشتِ طیبا کی طلب ہے زاہدو!
لالۂ جنت کی جانب کیوں کروں میں اپنا رُخ

ہے یقیں معراجِ قسمت ہوگی میری جلد ہی
ہاں! مُشاہدؔ تُو کرے گا روضۂ آقا کا رُخ

☆

سردارِ انبیا

چل کر درِ رسول پہ آنے کے باوجود
اٹھتی نہیں نگاہ اٹھانے کے باوجود

عشقِ نبی میں لٹنے لٹانے کے باوجود
مٹتا نہیں یہ نقش مٹانے کے باوجود

قرآن ہے گواہ کہ موسا کلیم سے
دیکھا گیا نہ جلوہ دکھانے کے باوجود

سردار انبیا کا لقب آپ کو ملا
تشریف سب سے بعد میں لانے کے باوجود

سرکار کو عزیز تھی غربت کی زندگی
ساری خدائی ہاتھ میں آنے باوجود

عرشِ بریں سے بھی تھا تعلق حضور کا
تشریف بزمِ دہر میں لانے کے باوجود

مَیں مطمئن ہوں عشقِ رسولِ انام سے
سرمایۂ حیات لٹانے کے باوجود

جب تک نہ دل لگایا نبی سے ، ملا نہ کچھ
سر کو درِ خدا پہ جھکانے کے باوجود

ممکن نہیں کہ پوری نہ ہو آرزوے دل
یعنی درِ رسول پہ جانے کے باوجود

امت پہ اپنی رہتے ہیں ہر وقت مہرباں
سرکار بزمِ دہر سے جانے کے باوجود

مومن نہیں ہے وہ جو نہ دیکھے حضور کو
بزمِ تصورات سجانے کے باوجود

سرکار کائنات کے مِتوں کو دہر سے
کوئی مٹا سکا نہ مٹانے کے باوجود

مجھ کو مُشاہدؔ اپنی شفاعت کا ہے یقیں
لہو و لعب میں عمر گنوانے کے باوجود

☆

نظمِ مصطفیٰ ﷺ

جو ہر دیار میں ہو نظمِ مصطفیٰ نافذ
تو ہوگا امن و صفا صدق و اتقا نافذ

اصولِ شرم و حیا ، نظم و ضبط و وفا
نبی پاک نے دنیا میں کردیا نافذ

بنیں جو سنتِ سرکارِ دوجہاں کے امین
ہمارے قلب میں ہو نور اور ضیا نافذ

وہی ہیں باعثِ تخلیقِ کل جہاں بے شک
انھیں کے نور سے ہر خشک و تر ہوا نافذ

رہے مُشاہدؔ رضوی کے فکر و فن پہ خدا
ثنائے سرورِ کونین کی ادا نافذ

☆

نازشِ مرسلاں صد سلام آپ پر

رحمتِ دوجہاں صد سلام آپ پر
شاہِ کون و مکاں صد سلام آپ پر

آپ ہوتے نہ گر کچھ بھی ہوتا نہیں
باعثِ کن فکاں صد سلام آپ پر

آپ آئے تو ظلمت جہاں سے مٹی
نورِ ربِ بے گماں صد سلام آپ پر

آپ ہیں بے قراروں کے آقا قرار
وجہِ تسکینِ جاں صد سلام آپ پر

آپ نے سب کو رب سے ملا یا شہا
رہبر انس و جاں صد سلام آپ پر

بے زباں جانور استغاثہ کریں
مرکز بے اماں صد سلام آپ پر

آپ ہیں نائب خالق کبریا
نازشِ مرسلاں صد سلام آپ پر

ہیں شفیع الوریٰ آپ ہی ، ہوگا یہ
روزِ محشر عیاں صد سلام آپ پر

ہو مُشاہدؔ سے بے کل پہ لطف و کرم
آپ ہیں مہرباں صد سلام آپ پر

☆

حُسنِ یقیں

سنہری جالیوں والے یہی ہے التجا لب پر، مٹادیں داغِ فرقت اب مدینہ دیکھ لیں آقا
دلِ ظلمت زدا کردیں منور نورِ عرفاں سے مٹادیں ظلمتیں ساری مرے شمس الضحیٰ مولا
کرم فرمایئے ہم پر کرم فرمایئے ہم پر
مساوات وصفا وصدق وعدل وآگہی دیدیں اخوت دیں محبت دیں خلوص وسادگی دیدیں
تشدد سارے عالم سے فنا ہو یارسول اللہ، ہو انصاف ومروت کا جہاں میں ہر طرف چرچا
کرم فرمایئے ہم پر کرم فرمایئے ہم پر
عطا ہو حق کے متوالوں کو ایسی شعلگی آقا، جو کردے خرمن باطل کو یکسر راکھ کو تودہ
جہاں میں بول بالا ہو صداقت کا عدالت کا سخاوت کا شجاعت کا شریعت کا طریقت کا
کرم فرمایئے ہم پر کرم فرمایئے ہم پر
پریشاں کر رہے ہیں ہر جگہ سرکار اُمت کو، مٹانے پر تُلے ہیں ہر نفس سرکار سنّت کو
جلالِ بے نہایت دیں تمامی اہلِ سنّت کو، رہے روشن چراغِ عشق والفت ہر گھڑی آقا
کرم فرمایئے ہم پر کرم فرمایئے ہم پر
مُشاہدؔ کا قلم ہر پل بیاں کرتا رہے مدحت، ہو شامل اس کے روز وشب میں آقا آپ کی سیرت
رہے دل میں ہمیشہ اس کے شاہا آپ کی الفت، عطا حُسنِ یقیں کردیں شہ کون ومکاں آقا
کرم فرمایئے ہم پر کرم فرمایئے ہم پر
☆

یاشہنشاہِ حجاز

بختِ خفتہ کو جگادیں یاشہنشاہِ حجاز
روضہ والا دکھادیں یاشہنشاہِ حجاز

دم قدم سے آپ ہی کے ہے بہارِ جاوداں
سُونے گلشن کو کھلادیں یاشہنشاہِ حجاز

چارہ گرا ہیں آپ ہی رنج و غم و آلام کے
رنج و غم سارے مٹادیں یاشہنشاہِ حجاز

ظلمتِ فکر و نظر کو دور کردیں یانبی
نور اِس دل میں بسادیں یاشہنشاہِ حجاز

یہ مُشاہدؔ روز و شب بس نعت ہی لکھتا رہے
اس کو کچھ ایسا بنادیں یاشہنشاہِ حجاز

☆

ایمان کی اَساس

عشقِ رسولِ پاک ہے ایمان کی اَساس
نعتِ رسول راحت و درمان کی اَساس

تخلیقِ نورِ پاک سے ظاہر ہے بالیقیں
ذاتِ رسول روح و دل و جان کی اَساس

گنجینۂ غیاب و شہود اسوۂ نبی
علمِ رسول آگہی ، ایقان کی اَساس

وحیِ خدا ہے آپ کی ہر بات بے گماں
قولِ رسول جملہ ایقان کی اَساس

مکہ کی فتح اور وہ اعلانِ در گزر
طرزِ رسول رحمت و احسان کی اَساس

سارے بلیغ مکہ کے گونگے ہی بن گئے
خُطَبِ نبی بیان و لَسان کی اَساس

ڈوبا رہے ثنا میں مُشاہدؔ ، ہے بے گماں
یادِ رسول رحمت و غفران کی اَساس

☆

بقا کی تلاش

نفس نفس ہو مجھے اُن کے نقشِ پا کی تلاش
ہو ثبت دل پہ جو پوری ہو مدعا کی تلاش

درِ رسول پہ پہنچوں یہی تمنا ہے
دلِ حزیں کو ہے دربارِ مصطفیٰ کی تلاش

حبیبِ حق شہِ کوثر کے پہلے ہوجاؤ
کہ ہوگی پوری خداوندِ کبریا کی تلاش

"فنا" جو الفتِ احمد میں ہوگئے دل سے
سمجھ لو پاگئی تکمیل پھر "بقا" کی تلاش

سنو! اے اہلِ خرد اُن کے در پہ آجاؤ
اگر ہو امن و مساوات اور وفا کی تلاش

کہ فن کے ساتھ ادب کا بھی رنگ آجائے
جو فکر کرتی رہے شرعِ مصطفیٰ کی تلاش

دُرود و نعت مُشاہدؔ وظیفہ کرلینا
جو پیش آئے کبھی بھی کسی دوا کی تلاش

☆

اِخلاص

خدائے پاک کی دیتا ہے آگہی اِخلاص
مٹاتا ہے دلِ بے کل کی بے کلی اِخلاص

عطا یہ کرتا ہے گم کردہ راہ کو منزل
شبِ سیاہ کی لاریب! روشنی اِخلاص

وہ سجدہ جس میں ریا ہو کبھی قبول نہ ہو
عبادتوں کی ہے لاریب! زندگی اِخلاص

ہو جس کا سنتِ سرکار پر عمل نہ کچھ
نہ پاسکے گی کبھی اس کی عاشقی اِخلاص

وہ جس نے نذرِ سیاست کیا ہے مذہب کو
نہ پاسکے گی کبھی اس کی رہبری اِخلاص

دُعا ہے صبح و مسا یا خدائے بخشندہ
بنے مُشاہدؔ رضوی کی نغمگی اِخلاص

☆

پنجتن کا فیض

جو ہوگا ہم پہ شہنشاہِ ذوالمنن کا فیض
تبھی ملے گا ہمیں خلد کے چمن کا فیض

رواں دواں ہے رگوں میں جو خونِ وحدت آج
بلاشبہہ ہے یہ حضراتِ پنجتن کا فیض

ہے جن کو نکہتِ زلفِ نبی سے آگاہی
وہ کچھ نہ چاہیں گے بے شک کبھی ختن کا فیض

اندھیری قبر اُجالوں سے میری بھر جائے
جو جلوہ گر ہو رخِ شاہِ ذوالمنن کا فیض

جہاں میں مدحتِ سرکار ہر سو جاری ہے
کہ بڑھتا جاتا ہے اب نعت کے چلن کا فیض

جنابِ نظمی ہیں حسانِ عصرِ حاضر ایک
ہے مجھ پہ سایا فگن اُن کے فکر و فن کا فیض

جو نعت لکھنے کا فن مِل گیا مُشاہدؔ کو
رضا و نوریؔ کا ہے اور ہے حسنؔ کا فیض

☆

نعتِ پاک

دلِ حزیں میں تمنا یہی بسی ہو فقط
تصورات میں طیبہ کی وہ گلی ہو فقط

خدایا! دردِ محبت فزوں رہے دل میں
کہ عشق میں نہ کبھی کوئی بھی کمی ہو فقط

خدایا! روح مری تن سے یوں جدا کرنا
کہ نعتِ پاک زباں پہ مرے سجی ہو فقط

ملے گا سیرتِ احمد میں اے جہاں والو!
اگر تلاشِ مساوات و آشتی ہو فقط

خدایا! عاملِ سنّت بنادے تو ہم کو
انھیں کے نقشِ قدم پہ یہ زندگی ہو فقط

تقاضا پورا شریعت کا نعت میں ہو ادا
نہ صرف ندرتِ فن اور نغمگی ہو فقط

خدایا! پوری مُشاہدؔ کی آرزو کرنا
ہو اس کی لاش مدینے کی وہ گلی ہو فقط

☆

سیرت کا لحاظ

جو بھی کرتے ہیں شہِ کوثر کی حرمت کا لحاظ
اہلِ الفت کرتے ہیں پھر اُن کی عزت کا لحاظ

دعوئ عشقِ نبی اب تو زبانی ہے فقط
کچھ نہیں کرتا ہوئی آقا کی سیرت کا لحاظ

جیسا انصار و مہاجر کو ملایا آپ نے
کیا کوئی رکھتا ہے اُن جیسی اخوت کا لحاظ

سرنگوں پرچم ہماری عظمتوں کا ہوگیا
جب سے کرنا چھوڑا ہم نے ان کی سنّت کا لحاظ

"طوقِ تہذیبِ فرنگی توڑ ڈالو مومنو!"
دل میں رکھو ہر نفس آقا کی الفت کا لحاظ

دخترِ حوا کو زندہ دفن کرتے تھے جہاں
آپ نے کرنا سکھایا اُن کی عصمت کا لحاظ

وہ ثنا خوانی مُشاہدؔ قابلِ تعریف ہے
نعت میں جب ہو ادا پورا شریعت کا لحاظ

☆

مدحت کی طمع

دل میں جاگی اُن کی الفت کی طمع
سب سے عالی شان دولت کی طمع

ذکرِ سرکارِ دوعالم کرتا جا
دل میں کیوں ہو کچھ بھی شہرت کی طمع

ہے مدینہ رشکِ گل زارِ جناں
کیوں کروں میں باغِ جنت کی طمع

حرص نہ رکھ ظاہری آرام سے
دل میں ہو بس ماں کی خدمت کی طمع

ہے مُشاہدؔ نعت لکھنے کی لگن
کس قدر دل کش ہے مدحت کی طمع

☆

عقیدت کا چراغ

دل میں گر روشن رہے ان کی الفت کا چراغ
قبر میں ہو تا ابد پھر تو راحت کا چراغ

گر گئے لات و ہبل اک پل میں سارے سر کے بل
جب جلایا مصطفیٰ نے رب کی وحدت کا چراغ

ہر طرف لاریب تھیں خوں ریزیاں چھائی ہوئیں
آپ آئے جل اٹھا امن و اخوت کا چراغ

جشنِ میلاد النبی ہے عیدِ اکبر بے گماں
چار جانب ہم جلائیں گے مَسرّت کا چراغ

انبیاے سابقہ کے بجھ گئے سارے دیے
لے کر آئے مصطفیٰ ختمِ نبوت کا چراغ

"چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں"
جس گھڑی روشن ہوا آقا کی قدرت کا چراغ

نعت پاکِ مصطفیٰ کی برکتیں تو دیکھیے
ہے فروزاں میرے گھر میں ان کی رحمت کا چراغ

مصطفیٰ کے چار یاروں نے جلایا دہر میں
صدق کا عدل و کرم کا اور ہمت کا چراغ

غوث و خواجہ ، شاہِ برکت نوری میاں سے پیار ہو
دل میں روشن ہی رہے حُسنِ عقیدت کا چراغ

جب ہوائیں نفرتوں کی چل رہی تھیں چار سو
اعلیٰ حضرت نے جلایا اُن کی عظمت کا چراغ

ہے خداوندِ جہاں سے یہ مُشاہدؔ کی دعا
اس کے دل میں ہر نفَس ہو اُن کی مدحت کا چراغ

☆

روضۂ والاے طیبہ

"لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف"
بجلیاں گر جائیں گی اب غم کے تیروں کی طرف

روضۂ والاے طیبا ہم بھی دیکھیں یانبی
ہو نگاہِ لطف و رحمت ہم فقیروں کی طرف

کررہے ہیں آپ کی امت کو حیراں روز و شب
بارشِ قہر و غضب کردیں شریروں کی طرف

جو درِ خیرالبشر کا بن گیا ادنا غلام
کیوں کرے وہ رُخ بھلا اپنا امیروں کی طرف

جب گھڑی پُرسش کی پیش آئے لحد میں دوستو!
پڑھ اٹھوں نعتِ نبی دیکھوں نکیروں کی طرف

دور کردیجے مُشاہدؔ سے ہر اک درد و الم
دیکھیے سرکار میرے بہتے نیروں کی طرف

☆

مدحتِ سرکارِ عالی ﷺ

دوعالم میں یقینا ہے شہِ ابرار سے رونق
مرے خیرالورا صلِّ علا سرکار سے رونق

مجھے کیا فکر ہو؟ جلوہ فگن ہوں گے شہِ بطحا
مری تربت میں ہوگی گیسوے خم دار سے رونق

چلے آؤ درِ احمد پہ گر ہو امن کی خواہش
کہ پھیلے گی جہاں میں آپ کے کردار سے رونق

گلاب و موگرا جوہی، چنبیلی، بیلا اور چمپا
ہے ان پھولوں میں خوشبوے حسنِ سرکار سے رونق

جہاں میں صدق و عدل و جُود اور ہمت کی پھیلی ہے
ابوبکر و عمر، عثمان اور کرّار سے رونق

مُشاہدؔ مدحتِ سرکارِ عالی ہر نَفَس کرنا
ملے گی دونوں عالم میں ان ہی اشعار سے رونق

☆

باعثِ تخلیقِ کل جہاں

وہی ہیں باعثِ تخلیقِ کل جہاں بے شک
انھیں کے نور سے آدم نے پائی جاں بے شک

جہاں میں فتنہ و شر ہر طرف تھا روز افزوں
نبی نے دہر میں پھیلائی ہے اماں بے شک

غموں کی دھوپ میں آقا کے اک تصور سے
دلِ حزیں سے مٹے درد کے نشاں بے شک

مدینہ راحتِ جان و سرورِ سینہ ہے
ہمیں بھی کردیں زیارت سے شادماں بے شک

ملے گا اجر یقیناً مُشاہدؔ رضوی
کبھی نہ جائے گی مدحت یہ رائیگاں بے شک

☆

بارگاہِ رسول ﷺ

سوا ہے عرشِ بریں سے بھی بارگاہِ رسول
بیاں ہو کیسے کسی سے بھی عزّ و جاہِ رسول

جو نعت پڑھتے ہیں سرکار کی انھیں لوگو!
ملے گی حشر میں رحمت بھری پناہِ رسول

ستارا اس کا چمک اٹھا بن گئی قسمت
پڑی ہے جس پہ بھی اک بار ہی نگاہِ رسول

ہوئے ہزاروں پہ غالب وہ تین سو تیرہ
شجاعتوں کا خزینہ تھی ہاں! سپاہِ رسول

تلاش کرتی ہیں خود ان کو منزلیں بے شک
لگائے رہتے ہیں سینے سے جو کہ راہِ رسول

یہاں پہ سانس بھی آہستگی سے لیں لوگو!
ادب کی ایسی ہی حامل ہے بارگاہِ رسول

لحد میں ہوں گی مُشاہدؔ تجلیاں ظاہر
جو دیکھوں چہرۂ صد رشکِ مہر و ماہِ رسول

☆

اُسوۂ حسنہ

سرکار پہ ہوجائے جو قربان مکمل
ہوگا اسی انسان کا ایمان مکمل

گر اسوۂ حسنہ پہ عمل کرنے لگیں سب
حاصل ہو جہاں والوں کو ایقان مکمل

ہر چیز کا روشن ہے بیاں اس میں یقیناً
ہے ضابطۂ زندگی قرآن مکمل

افسوس! کہ یہ سیرت و سنت سے ہوا دور
بن جائے مسلمان ، مسلمان مکمل

ثانی نہ ہوا آپ کا سایا بھی نہیں تھا
آیا نہ کوئی آپ سا انسان مکمل

ہے امن و اخوت کا جہاں بھر میں جو چرچا
ہے یہ تو شہِ دیں کا فیضان مکمل

ہو لطف و کرم از پئے حسانِ مدینہ
بن جائے مُشاہدؔ بھی ثنا خوان مکمل

☆

خوشبوے توصیف

پہلے دھولیں زم زم تطہیر سے فکر و قلم
کاغذِ اخلاص پہ ہو نعتِ احمد پھر رقم

باادب دروازۂ مدحت کھلے اس شان سے
چار جانب خوشبوے توصیف پھیلے دم بہ دم

نعت کا لکھنا نہیں آساں سنو اے دوستو!
تیغ آسا راہ پہ جیسے چلانا ہے قدم

اُن کے دربارِ مقدس کا بیاں کرتے ہوئے
آیت 'لاترفعوا' قرآں میں ہے دیکھیں رقم

خُلق پاکِ مصطفی کا مرتبہ کیسے لکھوں؟
جب خدا نے خود کیا ہے اُس کو لوگو! محتشم

مدحتِ خیرالوریٰ کا حق ادا کیا ہو سکے؟
بعدِ ربِ لاریب! ہیں جب وہ بزرگ و محترم

مَیں نے تفسیرِ قرآں میں سیرتِ سرور پڑھی
ہر ورق پہ نقش ہے نعتِ شہنشاہِ امم

اُن کی عظمت کا بیاں کرنا تو ممکن ہی نہیں
جب 'رفعنا' میں بیاں ہے رفعتِ شاہِ اُمم

نعت گوئی بھی مُشاہدؔ اِک عبادت ہی تو ہے
تُو نے پائی یہ سعادت ہے خدا کا یہ کرم

☆

اِک دن

مٹے گی بے کلی دل کی یقیناً دیکھنا اِک دن
کھلے گی ہر کلی دل کی یقیناً دیکھنا اِک دن

شہِ کوثر کے صدقے میں پئیں گے زم زم و کوثر
بجھے گی تشنگی دل کی یقیناً دیکھنا اِک دن

مرا تن من شگفتہ سبز گنبد دیکھ کر ہوگا
بڑھے گی زندگی دل کی یقیناً دیکھنا اِک دن

اگر بن جائیں سب عامل شہِ کوثر کی سنّت کے
بڑھے گی راستی دل کی یقیناً دیکھنا اِک دن

مُشاہدؔ سرخ رو ہوگا لکھے جا نعت آقا کی
چلے گی تازگی دل کی یقیناً دیکھنا اِک دن

☆

سرکار کا دامن

ہے دعوا ہم نہ چھوڑیں گے شہِ ابرار کا دامن
مگر یہ کیا کہ چھوٹا ہے رہِ سرکار کا دامن

ہماری عظمتیں دنیا میں یوں رسوا نہیں ہوتیں
اگر ہاتھوں میں ہوتا سنّتِ سرکار کا دامن

لحد میں اُن کی ظلمت کا گذر ہو ہی نہیں سکتا
کہ جو تھامے رہیں اس معدنِ انوار کا دامن

بروزِ حشر ہر اک سمت نفسی کی صدا ہوگی
ہمارے کام آئے گا اسی غم خوار کا دامن

مُشاہدؔ سرخرو ہوگا جو ہاتھوں میں رہے اس کے
شہنشاہِ زمن ہاں! احمدِ مختار کا دامن

☆

سطورِ مدحت

انھیں کے اوصاف کی ہو خوشبو مرے یقیں میں مرے گماں میں
مرے قلم میں مرے سخن میں مرے تخیّل مرے بیاں میں

ہے خُلق اکمل ، ہے خَلق اجمل ، وہی ہیں محبوبِ ربِّ اکبر
قرآں کی تفسیر اُن کی سیرت ،کوئی نہ ان سا مکیں مکاں میں

نظیر اُن کی ملے گی کیسے ، نہ اُن سا پیدا ہوا ہے کوئی
مکیں مکاں میں زمیں زماں میں، نہ اِس جہاں میں نہ اُس جہاں میں

یہ چاند سورج ستارے سارے انھیں کے جلووں سے فیض پائیں
انھیں کے تلووں کی روشنی ہے، شفق میں جاری تو کہکشاں میں

چمن چمن ہے سمن سمن ہے ، نبی کے تن کے عَرَق کی نکہت
انھیں کے گیسوے عنبریں کی بسی ہے خوش بوئے گل جناں میں

مٹائی دنیا سے بُت پرستی ، چراغِ وحدت جلا دیا ہے
نہ آیا ہے اور نہ آئے گا اُن سا کوئی ظلمت شکن جہاں میں

بڑھی تھی وحشت جہاں میں لوگو! نہ حُسنِ اخلاق تھا کہیں بھی
وہ آئے پھیلی یقیں کی خوش بو ، ادب بسا قومِ بد نشاں میں

لباسِ پیوند جسم پہ ہے ، شکم پہ اُن کے بندھے ہیں پتھر
وہ سادگی ہے ملے نہ تمثیل اس جہاں کیا؟ کسی جہاں میں

یہی مُشاہدؔ کی آرزو ہے ، سطورِ مدحت لکھے ہمیشہ
درود اس کی خموشیاں ہوں ، سلام جاری رہے زباں میں

☆

جانِ گلشن

تمنا موج زن ہے دوستو! یہ میرے سینے میں
گذر جائے ، ہاں اے کاش اک لمحہ مدینے میں

مسلماں اس جہاں میں ہو نہیں سکتا کبھی رسوا
اگر شامل رکھے سنّت شہِ دیں کی وہ جینے میں

خدایا! بخش دے عشقِ شہِ دیں کی مجھے دولت
نہ رکھوں کوئی بھی رغبت مَیں دنیا کے خزینے میں

ہر اک موجِ بلا خود ناخدا بنتی گئی میری
جو دیکھا بادباں نامِ محمد کا سفینے میں

کئی پشتوں تلک مہکا کیے بچے صحابی کے
بسی ہے ایسی خوشبو جانِ گلشن کے پسینے میں

بہ فیضِ ازہری اختر مُشاہدؔ نعت لکھتا ہے
کہاں ہے تاب مدحت کی وگرنہ اس کمینے میں

مے حُبِّ شہِ کوثر

مدینے کے مسافر جب مدینے کو نکلتے ہیں
مرے قلب حزیں میں دردِ فرقت تب مچلتے ہیں

ہوں کب سے منتظر مَیں اُن کے فضل و لطف کا مولا
مرے دل کو شہ دیں کب مسرت سے بدلتے ہیں

یہی دل کی صدا ہے ہو زیارت سبز گنبد کی
کرم سے اُن کے دیکھیں کب مرے ارماں نکلتے ہیں

مَے حُبِّ شہِ کوثر میں ہے لوگو! سُرور ایسا
یہ پی کر اُن کے دیوانے ہر اک لمحہ سنبھلتے ہیں

خداوندِ جہاں نے اُن کو قاسم کردیا بے شک
ہر انساں مصطفیٰ پیارے کے ہی ٹکڑوں پہ پلتے ہیں

بروزِ حشر ہوں گے وہ پریشاں حال اے لوگو!
شہِ کون و مکاں کی عظمتوں سے جو کہ جلتے ہیں

یہ ہے فکرِ رضا نوری کا بے شک فیض روحانی
مُشاہدؔ کے تخیل میں میں جو یہ اشعار ڈھلتے ہیں

☆

سبز گنبد کی رعنائیاں دیکھ لوں

سبز گنبد کی رعنائیاں دیکھ لوں
نور و نکہت کی پروائیاں دیکھ لوں

اہلِ قسمت چلے شوق سے جھومتے
مَیں بھی طیبہ کی زیبائیاں دیکھ لوں

جن کے سایے میں آکر ملے راحتیں
محمل طیبہ کی پرچھائیاں دیکھ لوں

جو قرآں کو جلانے کی کرتے ہیں بات
یاخدا! اُن کی رسوائیاں دیکھ لوں

ذکرِ سرکار کی روضۂ پاک پر
یاخدا! محفل آرائیاں دیکھ لوں

مَیں مُشاہدؔ کبھی روضۂ پاک پر
اُن کے فیضاں کی پہنائیاں دیکھ لوں

☆

(یکم رمضان ۱۴۳۱ھ / ۱۲؍ اگست ۲۰۱۰ء بروز جمعرات)

کنزِ امن واماں

وہ علیمِ رازِ عیاں بھی ہیں
وہی مغزِ سرِ نہاں بھی ہیں

ہے انھیں کے دم سے جہاں کا دم
وہی وجہِ کون ومکاں بھی ہیں

وہی چارہ سازِ غم و الم
وہ علاجِ سوزشِ جاں بھی ہیں

وہی رحم و لطف کا سائباں
وہی کنزِ امن و اماں بھی ہیں

وہی نورِ حق وہی ظلِ رب
وہی مالکِ مُلکِ جہاں بھی ہیں

وہی وجہِ نکہتِ بوستاں
وہ بہارِ باغِ جناں بھی ہیں

وہی لامکاں کے مکیں بنے
وہ مُشاہدؔ ربِ جہاں بھی ہیں

☆

درِ رحمت

وہ جو سرکارِ مدینہ سے وفا کرتے ہیں
ان کے ہر رنج والم پل میں مٹا کرتے ہیں

ان کی خاطر درِ رحمت بھی کھلا کرتے ہیں
وہ جو نعتِ شہِ کونین پڑھا کرتے ہیں

جشنِ میلادِ نبی کا جو بپا کرتے ہیں
لطف و اکرامِ خدا اس پہ ہُوا کرتے ہیں

ان کی خاطر جو ہر اک درد سہا کرتے ہیں
ان کے قد دنیا و عقبیٰ میں بڑھا کرتے ہیں

کیسی عظمت ہے شہِ کون ومکاں کے در کی
بے زباں بھی وہاں فریاد و بکا کرتے ہیں

ان کے دربارِ معلا سے رجوع ہوجائیں
اپنی جانوں پہ وہی جو کہ جفا کرتے ہیں

ہوگی دیدارِ مدینہ کی تمنا پوری
ہاں! مُشاہدؔ شہِ دیں کی جو ثنا کرتے ہیں

☆

"ٹھہر جا روحِ مضطر تُو نکل جانا مدینے میں"

مقدر سے جو ہو جائے مرا جانا مدینے میں
تو مدحت کا کروں مَیں پیش نذرانہ مدینے میں

وہ قسمت کا سکندر ہے، ہے رتبہ بھی بلند اس کا
مقدر سے جسے مل جائے مرجانا مدینے میں

گنہ گارو! چلے آؤ خطا کارو! چلے آؤ
ہے بے شک زہرِ عصیاں کا شفاخانہ مدینے میں

ضیا بخشی اسی سرکار کی مشہورِ عالم ہے
چلو! ظلمت زدا دل اپنا چمکانا مدینے میں

تری رفعت کا اندازہ لگانا ہوگا ناممکن
"ٹھہر جا روحِ مضطر تُو نکل جانا مدینے میں"

طفیلِ ازہری اختر مُشاہدؔ کی تمنّا ہے
ہمیشہ کے لیے مل جائے رہ جانا مدینے میں

☆

جستجو

فرش پہ عرشِ بریں کی جستجو
یعنی طیبہ کی زمیں کی جستجو

روز و شب جس جا ملائک آتے ہیں
ہے اسی شمعِ مبیں کی جستجو

دم بہ دم طیبہ نگر کی آس ہو
اس سے بہتر ہے کہیں کی جستجو

نور کی برسات ہوتی ہے جہاں
ہے اسی کوے حسیں کی جستجو

جائیں طیبہ تو وہیں رہ جائیں ہم
موت کو ہو بس وہیں کی جستجو

خواب میں دیدار ہوجائے کبھی
پوری ہو قلبِ حزیں کی جستجو

ہیں وہی چارہ گرِ رنج و الم
ہے طبیبوں کو انھیں کی جستجو

آؤ! ان کے در پہ اے ٹوٹے دلو!
گر ہے ماحیِ حزیں کی جستجو

اے مُشاہدؔ سیرتِ سرکار دیکھ
ہے اگر امن و یقیں کی جستجو

☆

علاے آنسو

یادِ طیبہ میں جو آنکھوں نے گرائے آنسو
دامنِ شب میں وہ انوار بسائے آنسو

غم و آلامِ جہاں مٹ گئے میرے سارے
دل کی پژمردہ کلی پل میں کھلائے آنسو

اس کی قسمت پہ کریں رشک فرشتے تو بجا
حُبِّ دنیا میں کبھی جس کو نہ آئے آنسو

جائیں طیبا تو وہیں موت ہمیں آجائے
ہے خداوندِ جہاں سے دعاے آنسو

نارِ دوزخ کو بجھا دے گا خشیت والا
دیکھو دیکھو! یہ ہوا کیسا علاے آنسو

ایک ہم ہیں کہ ہمیں کچھ نہیں آقا کا خیال
غمِ اُمت میں شہِ دیں نے بہائے آنسو

سرورِ دیں کی عقیدت میں مُشاہدؔ جو بہے
سُن وہ ہرگز نہ کبھی رائگاں جائے آنسو

☆

سنّتِ لولاک سے رشتہ

وہ جو مضبوط رکھتے ہیں نبی پاک سے رشتہ
تو ہوجاتا ہے اُن کا فہم اور ادراک سے رشتہ

دواوں کی ضرورت پیش اس کو کچھ نہیں آتی
ہے جس کا ارضِ طیبہ کی مقدس خاک سے رشتہ

ذلیل و خوار مسلم یوں کبھی ہوتا نہیں ہرگز
اگر ہوتا ہمارا سنّتِ لولاک سے رشتہ

مسلماں نوجواں دنیا کے فیشن پر نہ ہو شیدا
تُو رکھ طارق و خالد جیسے اُن بے باک سے رشتہ

پریشاں کس طرح ہوگا مُشاہدؔ جب کہ رکھتا ہے
دُرود و نعت جیسے قیمتی تریاک سے رشتہ

☆

یارسول اللہ ﷺ

محبت آپ کی ہے جن کا ایماں یارسول اللہ
نہ کیوں وہ آپ پر ہوجائیں قرباں یارسول اللہ

یہ بدبختی نہیں اس کی تو آخر اور پھر کیا ہے؟
نہ آئے آپ کے جو زیرِ داماں یارسول اللہ

حقیقت میں ہو کیا؟ اس سے تو ہے اللہ ہی واقف
یہ مانا آپ کہنے کو ہیں انساں یارسول اللہ

جو ہوجائے اشارہ اِک ذرا بھی چشمِ رحمت کا
ہماری مشکلیں ہوجائیں آساں یارسول اللہ

جنھیں ہے آپ سے اُلفت، شہِ دیں پائے اقدس پر
نچھاور کیوں نہ کر دیں وہ دل و جاں یارسول اللہ

بنایا رحمتِ عالم خدا نے آپ کو آقا
یہ ہے اللہ کا بندوں پہ احساں یارسول اللہ

بلاتا عرشِ اعظم پر خدا کیوں دید کی خاطر
نہ ہوتے آپ جو محبوبِ یزداں یارسول اللہ

کسی دن دیکھ لوں آنکھوں سے مَیں بھی گنبدِ خضرا
مرے دل میں ہے یہ مدت سے ارماں یارسول اللہ

نہ کیوں رضوی مُشاہدؔ آپ کی عظمت کے گن گائے
خدا خود آپ کا ہے جب ثنا خواں یارسول اللہ

☆

یارسول اللہ ﷺ

ہوئی جب آپ کی جلوہ نمائی یارسول اللہ
منور ہوگئی ساری خدائی یارسول اللہ

وہ جس نے آپ سے کی آشنائی یارسول اللہ
خدا تک ہوگئی اُس کی رسائی یارسول اللہ

ہوئی غم سے اُسے حاصل رہائی یارسول اللہ
دی جس نے آپ کی دل سے دہائی یارسول اللہ

جو منزل اپنی کھو بیٹھے تھے ان کو مل گئی منزل
جب آکر آپ نے کی رہنمائی یارسول اللہ

دیا جو وقت نے موقع تو آکر آپ کے در پہ
کروں گا مَیں بھی قسمت آزمائی یارسول اللہ

شہنشاہوں نے بھی اس کے قدم چومے عقیدت سے
کی جس نے آپ کے در کی گدائی یارسول اللہ

بروزِ حشر پائے گا وہی پروانہ بخشش
کریں گے آپ جس کی ہم نوائی یارسول اللہ

کسی دیگر نبی کو وہ ہوئی حاصل نہ دنیا میں
ہوئی جو آپ کو حاصل بڑائی یارسول اللہ

رہے گا جب تلک خستہ مُشاہدؔ بزمِ عالم میں
کرے گا آپ کی مدحت سرائی یارسول اللہ

☆

نورِ خدا منیر

آپ اگر نذیر ہیں آپ ہی تو بشیر بھی
آپ ہی تو ہیں بے گماں نورِ خدا منیر بھی

اپنے ہوں یا کہ غیر ہوں، اُن کا کرم تو عام ہے
بخشش چشیدہ آپ کے سارے فقیر، امیر بھی

رب کی عطا سے آپ پہ ہر خشک و تر ہُوا عیاں
آپ ہی تو علیم ہیں آپ ہی تو خبیر بھی

سرکار ہم غریبوں پہ لطف و کرم کی ہو نظر
آپ ہی کی ملک میں کوثر بھی ہے کثیر بھی

سرکار اِس مُشاہدؔ رضوی کو طیبہ دِیں دکھا
کہتا ہے دل بھی بار بار کہتے ہیں بہتے نیر بھی

☆

برکتِ رضا

اُن کی نعت سے میرے قلب نے شفا پائی
جس نے کی ذرا غفلت اُس نے تو سزا پائی

فکر کو مِلا میری ، کیسی عظمتوں کا فن
نطق نے مرے کتنی دل نشیں ادا پائی

رشک اس پہ کرتے ہیں دیکھیے فرشتے بھی
ہاں! وہ جس نے آقا کی اُلفت و وِلا پائی

دھوپ غم کی اِک پل میں چھٹ گئی مرے سر سے
پیاری ماں کی جب مَیں نے دوستو! دعا پائی

ہوگیا قلم میرا ، مدحت آشنا لوگو!
جب سے اِس مُشاہدؔ نے برکتِ رضا پائی

☆

ذکرِ شاہِ مدینہ

یہی صدا ہے نکلتی ہمارے سینے سے
ہو ذکرِ شاہِ مدینہ بہ صد قرینے سے

یہی دُعا ہے خداوندِ دوجہاں تجھ سے
نہ آئیں لوٹ کے واپس کبھی مدینے سے

اَغثنی یا شہِ کونین! جب پکارا تو
ہر ایک موجِ بلا پھر گئی سفینے سے

لُٹا چکا ہے جو سب کچھ نبیِ رحمت پہ
وہ کیا بھٹک سکے لوگو! کسی خزینے سے

جو ہوگی روضۂ سرکارِ دوجہاں کی دید
تبھی تو آئے گا کیف و سرور جینے سے

صحابہ مثلِ ستارا تو ناو آلِ نبی
یہ آسمانِ ہدایت کے ہیں نگینے سے

خدایا! تُجھ سے مُشاہدؔ ہے طالبِ رحمت
تُو کردے دُور بُرے طَور اِس کمینے سے

☆

لطفِ شہِ مدینا

یاد سے اُن کی خالی سینا ہے
ایسا جینا بھی کوئی جینا ہے

جو تصور میں اُن کے رہتے ہیں
اُن پہ الطافِ باقرینا ہے

جن کے دل میں نبی کی عظمت ہے
اُن پہ تنزیل ہر سکینا ہے

بھینی بھینی وہ نکہتیں پیاری
مُشک سے بھی سوا پسینا ہے

ہاں! پکارو نبیِ رحمت کو
گر بھنور میں پھنسا سفینا ہے

جاؤ کوے رضا میں گر تم کو
بادۂ نابِ عشق پینا ہے

مَیں مُشاہدؔ ہوں اِس لیے نازاں
مجھ پہ لطفِ شہِ مدینا ہے

☆

مدحت مصطفی کی

زمیں طیبا کی جیسی دل نشیں ہے
جہاں میں کیا کوئی ایسی زمیں ہے

گُلِ طیبا میں مِل جاؤں مَیں مر کر
تمنّا اِس سے بہتر بھی کہیں ہے؟

عطاے رب سے سُن لیں اہلِ محفل
مرا آقا شفیع المذنبیں ہے

"وہی ہے مالکِ مُلکِ خدا خاص"
وہی محبوبِ رب العالمیں ہے

مرے لب پر ہے مدحت مصطفی کی
شفاعت کا مجھے اپنی یقیں ہے

وہی ہے وجہِ تخلیقِ دو عالم
وہی تو خاتمِ کُل مرسلیں ہے

مُشاہدؔ نعت لکھتا ہی رہوں مَیں
بجز اِس کے تمنّا کچھ نہیں ہے

☆

مدحتِ پیمبر ﷺ

ختم کب تلک ہوں گے انتظار کے لمحے
کاش! مجھ کو مل جائیں کوے یار کے لمحے

دو جہاں میں اس کا تو رتبہ ہوگیا اعلا
دائمی ملیں جس کو اس دیار کے لمحے

سبز سبز گنبد ہو سامنے نگاہوں کے
میری سانسوں میں جب ہوں احتضار کے لمحے

مدحتِ پیمبر ہی میرے لب پہ جاری ہو
مجھ کو پیش جب آئیں قبر تار کے لمحے

غم مٹے مُشاہدؔ کے وِردِ نامِ آقا سے
کھل اٹھیں مسرت سے بے قرار کے لمحے

☆

بادۂ عشقِ نبی ﷺ

ہجرِ طیبہ سے ہمارا دل بڑا رنجور ہے
دیکھیے کب آئے مژدہ مدعا منظور ہے

حاضری کی ہم کو مل جائے اجازت اس برس
آپ کے لطف و کرم سے کچھ نہیں یہ دور ہے

اس کو حبِ مال و منصب سے غرض کچھ بھی نہیں
بادۂ عشقِ نبی پی پی کے جو مخمور ہے

کہکشاں شمس و قمر اور انجمن در انجمن
ذرہ ذرہ آپ ہی کے نور سے معمور ہے

نور و نکہت لے کے آئیں گے شہِ دنیا و دیں
کیوں مُشاہدؔ تجھ کو خوفِ تربت دیجور ہے؟

☆

امین و صادق خطاب والے

امین و صادق خطاب والے
وہی ہیں روشن کتاب والے

بشیر بھی وہ نذیر بھی وہ
وہ رحمتوں کے سحاب والے

وہ مصطفیٰ ہیں وہ مجتبیٰ ہیں
وہ نبیوں میں انتخاب والے

وہی معلم ہیں سب سے بہتر
وہ سب سے اعلا نصاب والے

کوئی پیمبر نہ اُن سا آیا
وہی تو ہیں لاجواب والے

وہ کردیں کھاری کنویں کو میٹھا
وہ معجزاتی لعاب والے

وہ نُور آنکھوں سے پل میں لے لیں
بنیں وہ جب احتساب والے

نظر نہ آ پائے وقتِ ہجرت
نبی ہیں ایسے نقاب والے

اُنھیں مُشاہدؔ وہ شاد کردیں
جو ہیں غم و اضطراب والے

☆

شوقِ زیارت

محو ثنا جب اُن کا گدا ہوجاتا ہے
پژمردہ احساس ہَرا ہوجاتا ہے

دل کی ساری کلیاں کھل کھل جاتی ہیں
باغِ تمنّا میرا ہرا ہوجاتا ہے

سوے مدینہ قافلے جب جب جاتے ہیں
شوقِ زیارت میرا سِوا ہوجاتا ہے

نُور کی بارش اس محفل پہ ہوتی ہے
جس میں کوئی مدح سرا ہوجاتا ہے

اُن کا توسل جس نے مُشاہدؔ نہ مانا
تیر دعا تو اس کا خطا ہوجاتا ہے

☆

نعتِ سرور ﷺ

تصور میں مدینہ ہے لبوں پہ نعتِ سرور ہے
ذرا دیکھیں تو کیسا اوج پہ پہنچا مقدر ہے

بجا ہے ناز کرنا ہم کو شاہِ دیں کی رحمت پہ
جب الطاف و کرم اُن کا ہمیں پر ہے ہمیں پر ہے

ہدایت کے لیے قرآں نمونہ ہے بڑا عمدہ
جہاں کی رہبری کو سیرتِ سرکار بہتر ہے

جسے طیبہ میں تھوڑی سی جگہ مل جائے مدفن کو
وہ خوش قسمت ہے بے شک وہ مقدر کا سکندر ہے

زہے قسمت زیارت کی سعادت ہم کو مل جائے
مُشاہدؔ کے لبوں پہ التجا یہ شاہِ کوثر ہے

☆

قطعاتِ بخشش

☆

اسی کے ذکر سے معراجِ بندگی ہوگی
اسی کی بات سے تکمیل آرزو کرنا
اسی کے نام میں مختص تمام تعریفیں
اسی کے نام سے آغازِ گفتگو کرنا

☆

صبح تا شام لب پہ ہو ہر پل
نغمۂ نعتِ مصطفیٰ مولا!
ان کی سنت کے ہم بنیں عامل
تجھ سے ہے بس یہی دعا مولا!

☆

ہے دوائے سوزِ قلبی شہِ دیں کی مدح خوانی
اُسے کیا ہو بے قراری جو نبی سے منسلک ہے
اُسے کیا گزند پہنچے سرِ حشر گرمیوں سے
جو ثنائے مصطفیٰ میں شب و روز منہمک ہے

☆

☆

دیا جو درسِ اخوت نبیِ رحمت نے
زمانہ کیا کبھی کوئی مثال لاپائے؟
بدن جھلس گیا چھوٹا نہ دامنِ احمد
کبھی کیا کوئی جوابِ بلال لاپائے؟

☆

نشاط انگیز ہے لمحہ بڑا نعتیں سنانے کا
غم و آلامِ دوراں کی تمازت کو مٹانے کا
ہے ذکرِ مصطفا بھی باعثِ تسکینِ جان و دل
دلِ ظلمت زدا کو نور کا بقعہ بنانے کا

☆

قابلِ رشک یہ احساس ہے سوچیں تو سہی !
طیبہ جانے کی مجھے آس ہے سوچیں تو سہی!
مجھ کو دیدارِ رخِ شاہِ مدینہ ہو نصیب
کیسی پیاری یہ مری پیاس ہے سوچیں تو سہی!

☆

☆

اللہ نے بڑھائی ہے توقیر مدینے کی
کس طرح کرے کوئی تحقیر مدینے کی
گھر گھر میں چراغاں ہے ہر سمت سویرا ہے
پھیلی ہے جہاں بھر میں تنویر مدینے کی

☆

تصورات میں طیبہ کی جب گلی آئی
بہ صد نیاز و ادب شوق نے لی انگڑائی
ہر اک تمنا سے بڑھ کر یہی تمنا ہے
اخیر وقت ہو نظروں پہ وہ گلی چھائی

☆

مَیں جب حیاتِ نبی کا بیان پڑھتا ہوں
مجھے یہ لگتا ہے جیسے قرآن پڑھتا ہوں
بلند ہوتا گیا قد مرا ، جہاں والو!
مَیں جب سے نعتِ شہِ انس و جان پڑھتا ہوں

☆

☆

بہ فضل رب کسی دن روضۂ سرکار دیکھیں گے
برستے ہیں جہاں رحمت کے ہم انوار دیکھیں گے
فرازِ عرش سے بڑھ کر ہمیں تو خاکِ طیبا ہے
ہم اترائیں گے قسمت پر جو وہ دربار دیکھیں گے

☆

حالِ دل آپ کو سنانے کی
بگڑی قسمت شہا بنانے کی
اس برس بھی نہ ہوسکی پوری
آرزو میری طیبا جانے کی

☆

لب پہ ہو ذکر شاہِ طیبا کا
ہے یہ لاریب! مدعاے دل
اُن کے روضے پہ موت آجائے
بس یہی ایک ہے دعاے دل

☆

مشکوٰۃِ بخشش ڈاکٹر محمد حسین مُشاہد رضوی

☆

تفرقہ تھا جو سارے عالم میں
شاہِ کونین نے مٹا ڈالا
تھے جو صدیوں سے خون کے پیاسے
بھائی بھائی انھیں بنا ڈالا

☆

دین اسلام ایسا مذہب ہے
امن ہے جس کے نام میں شامل
اس کو آتنک سے جوڑنے والو!
پڑھ لو حالاتِ رہبرِ کامل

☆

کس نے دنیا کو یہ بتایا ہے
ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے
بنتِ حوّا کو کس نے دی عزت
یہ مرے مصطفیٰ کی برکت ہے

☆

☆

آمدِ محبوب سے دل کے کنول کھلنے لگے
اہلِ حق شاداب ہو کر سب گلے ملنے لگے
جشنِ میلاد النبی کی برکتیں تو دیکھیے
چاک دامن رنج و غم کے خود بہ خود سلنے لگے

☆

مرے دل میں یہ حسرت ہے مدینے کی زیارت ہو
کہ حاصل دو جہاں کی اس طرح مجھ کو سعادت ہو
درِ اقدس پہ آکر نعتیہ نغمات گاؤں مَیں
شہِ کوثر ترحم پوری مجھ عاصی کی حاجت ہو

☆

صد شکر سفرِ طیبا کا درپیش ہوا ہے
خوشیوں سے مسرت سے کنول دل کا کھلا ہے
دیدارِ مدینہ کی تھی اک عرصہ سے خواہش
صد شکر کہ اب اِذنِ سفر ہم کو ملا ہے

☆

☆

جو زلفِ حُسنِ نبی کا اسیر ہوجائے
قسم خدا کی وہ روشن ضمیر ہوجائے
اُسے نہ آتشِ دوزخ سے کچھ ضرر پہنچے
کہ عشقِ مصطفی جس کا خمیر ہوجائے

☆

قلبِ ظلمت زدا جگمگانے لگا
جب مدینہ مجھے یاد آنے لگا
کلکِ احمد رضا کا کرم یوں ہوا
مدحتِ مصطفی مَیں سنانے لگا

☆

عیدِ میلاد النبی کی شان و شوکت دیکھیے
منعقد ہے جا بہ جا جشنِ ولادت دیکھیے
بر طفیلِ سرورِ کون و مکاں کونین میں
ہورہی ہے ہر طرف بارانِ رحمت دیکھیے

☆

☆

آرزوؤں کا گلشن شاہِ دیں کھلائیں گے
ہے یقیں مجھے طیبا مصطفیٰ بلائیں گے
دل مرا چمک اُٹھے اُن کے سبز گنبد سے
میرے فکر و فن کو وہ دیکھنا جِلائیں گے

☆

طیبا کو قافلے چلے مَیں رہ گیا حضور
فرقت کے غم کو دل سے مرے کیجیے گا دور
مجھ کو یقیں ہے آپ کی فرمانِ لطف پہ
طیبا بلائیں گے شہا اک دن مجھے ضرور

☆

اُن پہ فضلِ خدا نہیں ہوگا
جن کو پاس آپ کا نہیں ہوگا
لاکھ دنیا میں خوش رہیں لیکن
حشر میں تو بھلا نہیں ہوگا

☆

☆

فکر اس کی ناقص ہے نعت جو نہ لکھ پائے
وہ بڑا ہے خوش قسمت جس نے یہ رقم کی ہے
کوئی مانے نا مانے ہے یہی حقیقت اِک
"نعتِ مصطفیٰ لکھنا آبرو قلم کی ہے"

☆

اپنی ناکامی کو اے اہلِ جہاں دور کریں
سیرتِ پاک سے لیں درس جہاں بانی کا
صدق و اخلاص و وفا عدل و مساوات و یقیں
آپ نے چرچا کیا امن کی تابانی کا

☆

اللہ نے نازل کیے جتنے بھی صحیفے
ہر ایک میں موجود ہیں اوصافِ پیمبر
ممدوحِ نبی جب کہ ہے خود خالقِ کونین
مدحت میں بشر کیوں نہ رہے عاجز و کم تر

☆

☆

بعد از خدا بزرگ شہِ دوجہاں کی ذات
روشن انھیں کے نور سے لاریب! شش جہات
توحید کی ضیائیں جہاں میں بکھیر کر
سب کو بنایا مسکنِ خلّاقِ کائنات

☆

مرے مردہ دل کو جِلا دیا
غمِ روزگار مٹا دیا
یہ شہِ مدینہ کا ہے کرم
مرا سویا بخت جگا دیا

☆

تصور میں مدینہ دیکھتا ہوں
مَیں یوں جنت کا نقشہ دیکھتا ہوں
قضا لے آئی ہے طیبہ میں جن کو
بلند اُن کا مَیں رتبہ دیکھتا ہوں

☆

☆

آساں ہے دعوا عشق کا مشکل مگر ہے یہ
اللہ کے رسول کے اسوہ پہ ہو عمل
تیری تباہی کا ہے سبب خود تری ہی ذات
طرزِ حیات اپنا مسلماں تُو بدل

☆

دُرودِ پاک ہے لاریب دل کے درد کا درماں
کہ اُن کے ذکر سے لوگو! غم و آلام مٹتے ہیں
جو نعتِ مصطفیٰ شام و سحر کرلیں وظیفہ ہم
تو دیکھیں دل کے سارے غنچے پھر کس طرح کھلتے ہیں

☆

چلی توحید کی نوری کرن مکّہ سے یوں ہر سو
نظامِ بت کدہ درہم ہوا آقا کی آمد سے
خوشی کے شادیانے سارے عالم میں بجے لوگو!
فقط ابلیس ہی برہم ہوا آقا کی آمد سے

☆

☆

وہ جس کو ہوگیا آقا کی دشمنی کا خبط
یقین جانو کہ ایمان ان کا ہوگیا ضبط
اگر ہے دعوئ الفت شہ مدینہ سے
نہ رکھیں دشمن محبوب کبریا سے ربط

☆

نعل سرکار کی جو سر پہ سجا لیتے ہیں
بادشاہوں سے سِوا رتبہ بنا لیتے ہیں
بے نیازِ زر و اموالِ جہاں ہوکر وہ
ہو کے الفت میں فنا سوزِ بقا لیتے ہیں

☆

پکارتا ہوں مَیں اُن کو لوگو!
وہی کریں گے مداوا غم کا
ہیں غم زُدا غم زدا دلوں کے
کیا دل میں کھٹکا ہو پھر اَلَم کا؟

☆

☆

روح کی غذا بے شک نعتِ پاکِ احمد ہے
درد کی دوا بے شک نعتِ پاکِ احمد ہے
آبرو قلم کی تو ، زندگی سخن کی ہے
رب کی تو رضا بے شک نعتِ پاکِ احمد ہے

☆

لمحہ لمحہ میرے دل میں ذکرِ شاہِ طیبا بسا ہو
نعتِ نبی ہی پڑھتے پڑھتے مولا میرے میری قضا ہو
جب کہ اکیلی جان ہو میری گھر ہو اندھیرا تنہائی بھی
ایسے میں اے کاش کے لب پر صلِ علا کی جاری صدا ہو

☆

فرحتوں کی دہر میں ہر سو گھٹائیں گھر گئیں
باغِ عالم سے خزاں کی شکلیں ساری پھر گئیں
جشنِ میلاد النبی کی برکتیں تو دیکھیے
ظلم و عدواں سرکشی کی تیغیں ساری بھر گئیں [1]

[1] بُھر جانا: زنگ لگنا

☆

☆

مَیں نے نعت گوئی کا جب سے ذوق پایا ہے
سر پہ میرے رحمت کا تب سے نوری سایا ہے
فوجِ غم نے گھیرا جب مجھ کو اے جہاں والو!
رب نے ذکرِ احمد سے میرا غم ہٹایا ہے

☆

ظلمتِ قلب و نظر پل میں مٹانے کے لیے
سبز گنبد کی کرن دل میں بسانے کے لیے
یاخدا! اذنِ سفر کردے مُشاہدؔ کو عطا
شوق سے نعت مدینے میں سنانے کے لیے

☆

ستارا اُن کے مقدر کا اوج پہ پہنچا
جنھیں ہوا ہے شہ انس و جاں کا پیار نصیب
جو سر کٹاتے ہیں ناموسِ مصطفائی پہ
انھیں بہشت کے ہوتے ہیں لالہ زار نصیب

☆

☆

داعیِ امن و اماں ہیں آپ اے شاہِ شہاں
آپ آئے تو مٹے ظلم و تشدد کے نشاں
جان کے دشمن سے بھی نرمی رکھی سرکار نے
کوئی بھی آیا نہیں ہے مثلِ شاہِ مرسلاں

☆

رہے گا نفسی کا عالم جہاں اِلٰی غیری
اَنا لَہا کا سنائیں گے مژدہ شاہِ دَنا
شفیعِ روزِ جزا جرم بخشوائیں گے
وکیل بالیقیں ہوں گے ہمارے پیشِ خدا

☆

اُلفتِ پیمبر کا غم کبھی بھی کم نہ ہو
سیم و زر کی چاہت میں آنکھ میری نم نہ ہو
شاعری بھی لاحاصل اور قلم بھی بد قسمت
نعتِ مصطفیٰ جس سے ایک بھی رَقم نہ ہو

☆

☆

کارٹوں بنا کر وہ چاہے جتنا خوش ہولیں
عظمت شہ کوثر پھر بھی کچھ نہ کم ہوگی
روز و شب وطیرہ ہے جن کا شہ کی گستاخی
قوم دیکھ لینا وہ ساری ہی ختم ہوگی

☆

زندگی کی ابتدا آپ ہیں مرے نبی
بندگی کی انتہا آپ ہیں مرے نبی
خُلق پاک آپ کا یانبی قرآن ہے
سادگی کی وہ ضیا آپ ہیں مرے نبی

☆

آپ انبیا میں اک انتخاب ہیں بے شک
وصف سارے کے سارے لاجواب ہیں بے شک
آپ کی عنایت کا حصہ سب نے پایا ہے
رحمتوں کا نور افزا اک سحاب ہیں بے شک

☆

☆

اگر بس جائے ہر سو آپ کے کردار کی خوشبو
تو چپے چپے پر پھیلے سکون اور پیار کی خوشبو
کہیں باقی نہ رہ پائے گا دہشت کا نشاں ہرگز
بسالیں زندگی میں آپ کے اطوار کی خوشبو

☆

ذرا سوچیں تو ہم کیسا حسیں احساس رکھتے ہیں؟
تصور میں مدینے کو ہمیشہ پاس رکھتے ہیں
درِ اقدس پہ مرجائیں یہی آقا تمنا ہے
دلِ حسرت زدا میں بس یہی اک آس رکھتے ہیں

☆

درِ مصطفی پہ جاؤں یہی آرزو ہے میری
مَیں وہیں پہ مر بھی جاؤں یہی آرزو ہے میری
ہو کرم خدائے برتر درِ مصطفی پہ جاکر
کوئی نعت مَیں سناؤں یہی آرزو ہے میری

☆

☆

جب سے غمِ احمد کو سینے سے لگایا ہے
کونین کے ہر غم سے مولا نے بچایا ہے
سرکار کی شفقت کی بارش کا وہ حامل ہے
جس عاشقِ صادق کو لوگوں نے ستایا ہے

☆

اُمّی لقب ہیں آپ مگر جب زباں کھلی
اہلِ زباں کی دیکھیے گونگی زباں ہوئی
تاثیر کیا رقم ہو بیانِ رسول کی
اعدائے دیں کی سنگ دِلی ختم ہوگئی

☆

یہ کائنات تھی ڈوبی غرور و نخوت میں
کسی میں پاسِ وفا تھا نہ دَرکِ اُلفت میں
مرے نبی نے انھیں کو بنا دیا ہادی
کچھ اس طرح سے لیا سب کو بزمِ وحدت میں

☆

☆

اعلان وہ معافی کا مکہ کی فتح پہ
کیسا مرے نبی کے کرم کا کمال ہے؟
طائف میں ظلم سہہ کے دعاؤں کا سلسلا
کیسا عظیم آپ کا صبر و نوال ہے؟

☆

درِ رسول پہ اے کاش مجھ کو موت آئے
ہر ایک غم سے مری جاں نجات پاجائے
کبھی بھی عمرِ رواں میں نہ ہوگی کچھ اُلجھن
کہ اُن کے در کی زیارت سے وہ سرور آئے

☆

مجھے یقیں ہے کہ دربار اُن کا دیکھوں گا
مَیں طیبہ آنکھ سے اِک بار اُن کا دیکھوں گا
قضا سمیٹ لے فوراً ہی اپنی بانہوں میں
مَیں جب مدینے میں گل زار اُن کا دیکھوں گا

☆

☆

ہو نمایش کے لیے جو بندگی اچھی نہیں
کل بھی وہ اچھی نہ تھی اور آج بھی اچھی نہیں
ہو نہ جس انساں کے دل میں جذبۂ حُبِّ نبی
وہ نہ اچھا اور اس کی زندگی اچھی نہیں

☆

جب سے تہذیبِ نَو کا چلا سلسلہ
دوستو! عظمتِ آدمی کھو گئی
دور کرتی تھیں جو دل کی تاریکیاں
آج وہ علم کی روشنی کھو گئی

☆

ہے یوں تو کہنے کو آدمی سے بھری ہوئی بزمِ دہر لیکن
ہو آدمیت کا جس میں جوہر حقیقتاً وہ ہی آدمی ہے
ہے بات تو جب ہر ایک سجدہ ادا ہو وا حد خلوصِ دل سے
نہ ہوگی مقبول کوئی صورت کہ جو دکھاوے کی بندگی ہے

☆

☆

وصالِ یار کی مَیں تاب لا نہیں سکتا
مجھے فراق کی لذت کشید کرنے دو
جب اُن کے فضل سے طاقت نصیب ہوگی مجھے
مدینے جاؤں گا جا کر کبھی نہ آؤں گا
زہے نصیب جو ہوجائے آرزو پوری
غمِ فراق کا قصہ ہی ختم ہوجائے
نکل رہی ہے صدا یہ دلِ مُشاہدؔ سے
نشاطِ دائمی مِل جائے اس طرح سے مجھے

☆

حمد کی خوشبو گھر گھر پھیلے نعت کا ہر سو چھائے اجالا
اِن کی قوت سے پستی کو مِل جائے گی رفعتِ بالا
رجعتِ شمس و شقِ قمر کا معجزہ دیکھیں دنیا والو!
شاہِ مدینہ نے ہے پائی کیسی شانِ تصرف اعلا؟
آپ کی آمد علم و علم کی نوری برکھا ساتھ میں لائی
جہل کی تاریکی سے بے شک آپ نے دنیا کو ہے نکالا

☆

بول بالے مری سرکاروں کے

(مناقب وقصائد)

جانشینِ مصطفیٰ (رضی اللہ عنہ)

خلافت ناز کرتی ہے امامت ناز کرتی ہے
مرے صدیق اکبر پر صداقت ناز کرتی ہے
وہی ہیں جانشینِ مصطفیٰ بعد از رُسل افضل
بہ صد ناز و ادب اُن پر نیابت ناز کرتی ہے

مرادِ رسول (رضی اللہ عنہ)

ہوتے نبی جو ختم نہ ہوتی پیمبری
حضرت عمر مثیل مرادِ رسول ہیں
مرضی نبی خدا کی یہ سوچا عمر نے جو
روشن جہاں میں آپ کے سارے اصول ہیں

زوجِ دو نورِ عفت

دین کی ایسی نصرت میں عثماں غنی
دولتِ جیش عُسرت میں عثماں غنی
شاہِ کوثر نے رفعت عطا کی اُنھیں
زوجِ دو نور عفت میں عثماں غنی

شیرِ خدا

نبی نے علم کا در کہہ کے احترام دیا
بیاں مَیں کیسے کروں عز و شانِ شیرِ خدا
وہی ہیں سیدِ عالم ، شہِ ولایت بھی
مَیں جس کا مولا ، علی اس کے مولا ہیں، یہ کہا

منقبت در شانِ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

مرید آپ کے مست بہ مست غوثِ اعظم
پھرے دہر میں جاں بکف غوثِ اعظم
نہیں منحصر کچھ عرب اور عجم تک
ہے ذکر آپ کا ہر طرف غوثِ اعظم
ہے مرقوم ، کرتے تھے بے حد تمہارا
ادب صالحین سلَف غوثِ اعظم
خدا نے رکھا آپ کے جدِّ اعلا
علی ، یعنی شاہِ نجف غوثِ اعظم
کھٹکتی ہے بس ان کو عظمت تمہاری
ہیں ایمان جن کے تلَف غوثِ اعظم
غلامی تمہاری گدائی تمہاری
ہمارے لیے ہے تُحف غوثِ اعظم
ہوا وہ نہ حاصل کسی بھی ولی کو
جو حاصل ہے تم کو شرَف غوثِ اعظم
بہ پاسِ ادب سب نے گردن جھکالی
نبی کے ہوئے جب خلَف غوثِ اعظم

مُشاہدؔ کے دل میں بھی جو حسرتیں ہیں
وہ ہیں آپ پہ منکشف غوثِ اعظم

☆

مناقبِ مارہرہ مطہرہ

(عرسِ قاسمی ۲۰۱۱ء مارہرہ مطہرہ میں پہلی بار شرکت کے بعد رخصت ہوتے ہوئے)

چمکا لے اپنی قسمت کو چل پیم نگر مارہرہ میں
پا جائے گا رب کی رحمت کو چل پیم نگر مارہرہ میں
لفظوں میں بیاں مَیں کیسے کروں اس خاک کی کیا کیا عظمت ہے
عاجز ہوں مَیں اس کی مدحت کو چل پیم نگر مارہرہ میں

☆

مارہرہ میرا مرکزِ روحانیت ہے دوستو!
قرباں ہے میری جان اس کے ذرّے ذرّے
پہ
ہے فیض مجھ پہ خوب ہی اس ارضِ پاک کا
ہوجائے کاش دائمی اس خاک پہ بسر

☆

اَسرارِ مارہرہ

ہمیشہ لہلہاتا ہی رہے گل زارِ مارہرہ
کرے صیقل دلوں کو خوب ہی انوارِ مارہرہ

تہی دامن مَیں آیا ہوں درِ والا پہ یاقاسمؔ
مرادوں کے بھریں گوہر مرے سرکارِ مارہرہ

ہوئی کچھ مصطفیٰ حیدر حسنؔ کی اس طرح برکت
امینؔ ، اشرفؔ ، نجیبؔ ، افضلؔ بنے مینارِ مارہرہ

مَیں صدقے جاؤں جذباتِ امانؔ دین وملّت کے
بسادیں ہر جگہ عالم میں وہ مہکارِ مارہرہ

مُشاہدؔ کیا بیاں کرپائے مارہرہ کی عظمت کا
امام احمدرضا سے پوچھیے اَسرارِ مارہرہ
☆

سرکارِ نور

اللہ اللہ! کیا بیاں ہوں رتبۂ سرکارِ نور
ہر طرف پھیلا ہوا ہے لمعۂ سرکارِ نور

دو جہاں کی سرخ روئی بن گئی اس کا نصیب
ہوگیا جو دل سے لوگو! کشتۂ سرکارِ نور

کامرانی سرفرازی اس کے زیرِ پا ہوئی
جس نے بھی اپنا لیا ہے رستہ سرکارِ نور

ایک پل میں صفحۂ دل کی سیاہی صاف ہو
نور کا مخزن ہے ایسا روضۂ سرکارِ نور

روشنی ہی روشنی ہے دل کشی ہی دل کشی
میری نظروں میں بسا ہے قبۂ سرکارِ نور

رحمتِ عالم کی رحمت اس پہ ہوگی ہر نفَس
جس کا پختہ تر رہے گا رشتۂ سرکارِ نور

بار بار آئے مُشاہدؔ حاضری کے واسطے
کاش! مل جائے مجھے یہ مژدۂ سرکارِ نور

☆

عرسِ قاسم

بہارِ جاوداں کا استعارا عرسِ قاسم ہے
شریعت اور طریقت کا ستارا عرسِ قاسم ہے

اسے سیدؔ میاں نے اور حسنؔ نے مل کے سینچا ہے
گلِ خوش رنگ کا نوری نظارا عرسِ قاسم ہے

امینؔ، افضلؔ، نجیبؔ، اشرفؔ پہ میری جان ہو قرباں
انھوں نے خوش سلیقے سے سنوارا عرسِ قاسم ہے

شہِ قاسم کے برکاتی چمن کی بات اعلا ہے
کہ بے شک غم کے ماروں کا سہارا عرسِ قاسم ہے

مُشاہدؔ گلشنِ برکات روز افزوں پھلے پھولے
دعا میری اجابت کے درِ والا کو اب چھو لے

☆

فیضانِ مارہرہ

قلم سے اب نکلتا ہے بیانِ شانِ مارہرہ
ہمیشہ قادریوں پر رہے فیضانِ مارہرہ

شریعت کا طریقت کا حسیں سنگم ہے یہ دھرتی
اسی دھرتی پہ دنیا سنیت کی ساری ہے مرتی

شہ عبدالجلیل بلگرامی نے یہاں آکر
عروجِ خاص بخشا ارضِ مارہرہ کو وہ یکسر

کہ سارے جگ میں شہرہ ہوگیا اس پاک دھرتی کا
بنا مارہرہ مرکز بالیقیں سب اہلِ سنت کا

ہے مجھ پر صاحبِ البرکات کی برکت بہت زیادہ
جو مَیں بھی بن گیا مدحت نگارِ ارضِ مارہرہ

"شہ آلِ محمد علیہِ ذی شانِ مارہرہ"
حضور آلِ رسولِ احمدی سلطانِ مارہرہ

جمالِ حضرتِ نوری ، مثالِ حضرتِ نوری
بیاں مَیں کر نہیں سکتا کمالِ حضرتِ نوری

ہے فیضِ جاریِ قاسم جہاں میں ہر جگہ لوگو!
عقیدت کی نگاہوں سے ذرا تم دوستو! دیکھو

نہ بھولیں گے کبھی سیدؔ میاں کی شفقتیں سُنّی
نہ بھولیں گے کبھی حیدر حسنؔ کی برکتیں سُنّی

امینؔ باصفا ، نظمیؔ کی دانائی کے کیا کہنے
میاں اشرفؔ نجیبؔ افضلؔ کی رعنائی کے کیا کہنے

مُشاہدؔ ہو فدا عوجِ امانِ دین و ملت کے
کہ اُن کے دم سے گلشن شاہِ برکت کا پھلے پھولے
☆

شادکامی کا سبب

شَرَف حاصل ہے ہم کو شاہِ برکت کی غلامی کا
یہی تو ہے سبب لوگو! ہماری شاد کامی کا

ہے میرے گھر میں رونق شاہِ حمزہ ، آلِ احمد سے
ہے فیضاں مجھ پہ میر عبدالجلیل بلگرامی کا

ہے ان کا تن بھی نوری من بھی نوری جان بھی نوری
ہے شہرہ چار سو نوری میاں کی نیک نامی کا

بڑے اچھے بڑے ستھرے یہ مارہرہ کے سید ہیں
ہمیشہ درس دیتے ہیں جہاں کو خوش کلامی کا

سعادت مدحتوں کی جو مُشاہدؔ کو ہوئی حاصل
ہے صدقہ عشقِ عینی کا رضا کا اور جامی کا

☆

میرے تاج الشریعہ سلامت رہیں

مرشدِ باصفا ، رہبرِ گمرہاں میرے تاج الشریعہ سلامت رہیں
شمعِ راہِ ہدیٰ ، عظمتوں کا نشاں میرے تاج الشریعہ سلامت رہیں

آپ کی شان وشوکت ہو کیسے بیاں ،علم وتقویٰ میں ہیں آپ رشکِ جہاں
وارثِ نوری ، حامد ، رضا بے گماں میرے تاج الشریعہ سلامت رہیں

نازشِ بزمِ اہلِ سنن آپ ہیں ، نکتہ داں نکتہ سنج و سخن آپ ہیں
عاشقِ مصطفیٰ جانِ امن و اماں میرے تاج الشریعہ سلامت رہیں

آپ کے روئے زیبا میں ہے وہ اثر ،غم ہو کافور فوراً جسے دیکھ کر
وجہِ تسکین جاں ، وجہِ تسکین جاں میرے تاج الشریعہ سلامت رہیں

مدحتِ مصطفیٰ کا سلیقہ ملا ، مجھ مُشاہدؔ کو اے صاحبِ اتقا
آپ کی ہے نظر فیض بخش و رساں میرے تاج الشریعہ سلامت رہیں

☆

منقبت در شانِ حضرت قطب الاقطاب دیوان جی رحمۃ اللہ علیہ

چشتیہ فیضان سے ہوکر سراپا مالامال
بن کے چمکے شمسِ حق صاحب فضل و کمال

شمعِ عرفان و ولایت ذاتِ والا آپ کی
انجمن در انجمن ہے روشنی ہی روشنی

قطبِ اقطاب آپ ہیں اک پیکرِ رشد و ہدا
خوفِ حق ، عشقِ نبی کو عام دنیا میں کیا

علمِ باطن ، علمِ ظاہر سے ہوئے جو فیض یاب
آپ کے در سے ، ہوئے وہ دو جہاں میں کامیاب

دور ہوتے ہیں جہاں سے سارے آلام و غموم
آج بھی صبح و مسا در پہ ہے منگتوں کا ہجوم

ٹوٹے دل کا آبگینہ لے کر حاضر آئے ہیں
ہو کرم دیوان جی دنیا کے ہم ٹھکرائے ہیں

ہو مُشاہدؔ کی مکمل شمسِ حق یہ آرزو
روح جب نکلے تو روضہ ہو نبی کا رو بہ رو

☆

امام احمد رضا کون؟

وہ امامِ علم و حکمت ، وہ مخزنِ صدق و صفا
وہ عارفِ ربِ العلا ، وہ عاشقِ خیر الورا
وہ کہ جس کا لمحہ لمحہ وقفِ نعتِ مصطفیٰ
ذاتِ والا سر سے پا تک مخزنِ عشقِ نبی
وہ کہ جس کے خوش نما باغاتِ بخشش کے طفیل
صحرا صحرا کھل رہا ہے گل بُنِ عشقِ نبی
وہ کہ جس کے ترجمہ میں کنزِ ایماں موج زن
ہر ورق لاریب ! جس کا معدنِ عشقِ نبی
ہے وہی جامع علومِ دین و دنیا بے گماں
سائنس ، الجبرا ، ادب ، فلسفہ و ہیئت کا
وہ کہ جس نے توڑا اپنی علمی ضرب سے
ساحرانِ دہر کا سارا فسوں
وہ مجاہد ، وہ سپہ سالار ، وہ مردِ جری
بزمِ دوشیں کی وہ شمعِ آخری
کفر کی ہر ایک چال
رد بہ رد اُس کے عیاں
جو اُڑائے فتنہ و غوغا و شر کی دھجیاں
وہ نڈر احقاقِ حق میں ، بیخِ باطل وہ قوی
دشمنانِ دیں کی حق میں ذوالفقارِ حیدری

وہ مصلحِ امت، مٹایا بدعتوں کو دہر سے
وہ حامیِ سنت، سنتوں کو عام دنیا میں کیا
عمر بھر جو بے قرارِ مصطفیٰ بن کر جیا
خونِ دل سے جس نے بزمِ دیں کو بخشی روشنی
ہند میں چاروں طرف ہے اُس کے رُخ کی چاندنی
روشنی ہی روشنی، تازگی ہی تازگی
عشق کی تابندگی، زندگی ہی زندگی
خوشبوے ایماں لیے آئی نسیمِ آگہی
عشقِ سرور (ﷺ) کی شمیمِ جاں فزا
یوں چلی، مرجھائے غنچے کھل اُٹھے
قافلے صحراوں میں بھٹکے ہوئے
گنبدِ خضرا کے رُخ پر چل پڑے
اے مُشاہدؔ کون ہے وہ؟ کس کا ذکرِ خیر ہے
کون ہے فکر و نظر کا آج مرکز حبذا
وہ مفکر، وہ محدث، وہ مفسر باصفا
وہ محقق، وہ مصنف، وہ سراپا اتقا
وہ مدبر، وہ معلم، وہ ہمارا رہنما
وہ امامِ عشق و الفت وہ فنائی المصطفیٰ
وہ مجددِ دین کا وہ سیدی احمد رضا
☆

اعلاحضرت کی باتیں

کیسے جاؤ دل سے عقیدت کی باتیں
شہنشاہِ عشق و محبت کی باتیں
مدینے کا آجائے خود ہی تصور
جو لب پر رہے اعلا حضرت کی باتیں

بروفاتِ ماہرِ رضویات حضرت مسعودِ ملت علیہ الرحمہ

ماہرِ رضویات و نقیبِ عمل
تھے مصنف محقق بڑے بے بدل
چھوڑ کر ہم کو مسعودِ ملت گئے
جس سے کھلا گئے دل کے سارے کنول

بروفاتِ ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزوؔ

سونی سونی چار جانب بزمِ دانش ہوگئی
کون محفل سے گیا روتا سکتا چھوڑ کر
یادگارِ سلف تھے مختار احمد آرزوؔ
چل دیے علم و ہنر کا بہتا دریا چھوڑ کر
☆

تصوف کا نقیب

(شہزادۂ خاندانِ برکات پروفیسر ڈاکٹر سید محمد امین میاں مارہروی، پروفیسر شعبۂ اردو مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ، سجادہ نشین خانقاہِ عالیہ برکاتیہ، مارہرہ مطہرہ کو دنیا کی ۵۰۰ ربااثر شخصیات میں شامل کیے جانے پر گدائے خاندانِ برکات کا خراجِ عقیدت و محبت)

تو پیکرِ علم و عمل
تو رہبرِ راہِ ہدیٰ
تو رونقِ بزمِ سخن
تو مخزنِ صدق و صفا
تو قوم و ملت کا امین
تیرا تفکر دل نشین
تیرا تخیل جاں فزا
تیرا تدبر خوش نما
تو وفا افروز باغِ مصطفیٰ کا عندلیب
تو جہانِ رنگ و بو میں ہے تصوف کا نقیب
بالیقیں تو آشنائے رازِ شرعِ مصطفیٰ
تو وارثِ حسنین تو آلِ علیِ مرتضیٰ
لاریب! تیرا نام ہے اک معتبر شائستگی
عرفانِ ذاتِ لم یزل بخشا شعورِ بندگی
تو مصدرِ امن و اماں
تو محورِ عرفانِ حق، تو مرکزِ ایقانِ حق

تیری ادائیں ضو فشاں
تجھ سے ہوا رونق فزا گلشن شہِ برکات کا
تابندہ تیری زندگی، روشن ترا طرزِ بیاں
تو اتالیقِ زماں
تو اتالیقِ زماں
صد مرحبا! صد مرحبا!
اکنافِ عالم میں ترا
شہرہ بپا ہے حبذا!!
شہرہ بپا ہے حبذا!!
مژدہ بادا اے قوم و ملت کے امیں
تو بااثر کردار میں، تو بااثر گفتار میں
تو بااثر اطوار میں، تو بااثر رفتار میں
تو بااثر تدریس میں، تو بااثر تبلیغ میں
تحسین اس اعزاز کو
تبریک تیری ذات کو
صد آفریں صد آفریں
اے قوم و ملت کے امیں
اے قوم و ملت کے امیں
☆

اعزازِ خسرَ وانہ

(حضور محدث کبیر علامہ ضیاالمصطفیٰ صاحب قبلہ دام ظلہ العالی کی ذاتِ بابرکات سے علامہ وقار احمد عزیزی صاحب کو حضور حافظِ ملت اور حضور مفتی اعظم قدس سرہما کی خصوصی خلافت واجازت عطا ہونے پر تہنیتی خراجِ خلوص وعقیدت)

غواصِ بحرِ علمِ حدیثِ رسول تو
ہاں! واقفِ رموزِ فُروع و اصول تو

خوشبو بکھیرتا ہے تو قولِ رسول کی
باغِ سُخن کا ایک شگفتہ سا پھول تو

تو پاسبان مسلکِ احمد رضا کا ہے
لاریب! ایک ماحیِ کفر و جُہول تو

اعزازِ خُسرَوانہ کی ہو تہنیت تجھے
"مُرشد" کی بارگاہ میں بے شک قبول تو

دونوں جہاں میں بالیقیں پائے گا تو فلاح
بن جا مُشاہدؔ اپنے بزرگوں کی دھول تو

☆

اعزازِ لاجواب

(حضور محدث کبیر علامہ ضیاالمصطفیٰ صاحب قبلہ دام ظلہ العالی کی ذاتِ بابرکات سے علامہ وقار احمد عزیزی صاحب کو حضور حافظِ ملت اور حضور مفتی اعظم قدس سرہما کی خصوصی خلافت واجازت عطا ہونے پر تہنیتی خراجِ خلوص وعقیدت)

اے وقارِ قوم وملت
اے شناورِ بحرِ حدیث
اے واقفِ علمِ شریعت
اے نازشِ بزمِ سُخن
اے آشنائے رازِ طریقت
اے ناظمِ شیریں سخن
مائل بہ لطف تجھ پر اَسلاف رہے بالیقیں
افلاکِ علم وعمل کا ہے بے شک تو اک نجمِ مبیں
تو محترم، تو معتبر، تو رونقِ بزمِ ہنر
تو وجہِ تطہیرِ عمل، تو راحتِ قلب وجگر
لاریب! تیری ذات ہے اک خوش نُما شائستگی
علمِ حدیث وقرآں میں حاصل تجھے وہ پختگی
تجھ پر محدث کبیر کی ٹھہری نگاہِ انتخاب
فیضِ عزیزی، نوری کا بخشا اعزازِ لاجواب
تہنیت! اِس انعام کو
تحسین! اِس اکرام کو
تبریک! تیری ذات کو
اے وقارِ بزمِ سنّت، اے وقارِ بزمِ سنّت

☆

ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی......اک تعارف

نام: محمد حسین

قلمی نام: محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

والد کا نام: عبدالرشید برکاتی

والدہ کا نام: خدیجہ نجمن

ولادت: محرم الحرام 1400ھ/ دسمبر 1979ء

تعلیمی ریکارڈ کے مطابق: 1رجون 1979ء

مقامِ ولادت: مالیگاؤں، ضلع ناسک، مہاراشٹر

تعلیمی لیاقت: ایم۔اے، ڈی۔ایڈ، پی۔ایچ۔ڈی (اردو)، یوجی سی-نیٹ (اردو)،

دیگر تعلیمی لیاقت: 2 سالہ خوش نویسی و خطاطی کورس، زیرِ اہتمام قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، دہلی
ڈی۔ٹی۔پی کورس

پی۔ایچ۔ڈی کا موضوع: (مفتیِ اعظم علامہ) مصطفیٰ رضا نوری بریلوی کی نعتیہ شاعری کا تحقیقی مطالعہ

یونی ورسٹی کا نام: ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر مراٹھواڑہ یونی ورسٹی، اورنگ آباد، مہاراشٹر

نگراں کا نام: محترمہ ڈاکٹر شرف النہار، صدر شعبۂ اردو ڈاکٹر رفیق زکریا کالج فور ویمن، اورنگ آباد

مشاغل: سیرت، قرآنیات، احادیث، شاعری، تنقید و تحقیق، ادب اور مذہبی ادب کا مطالعہ

ملازمت: ضلع پریشد اردو پرائمری اسکول، نیائے ڈونگری، تعلقہ ناندگاؤں،
ضلع ناسک (2002ء سے تاحال)

انعامات و اعزازات: (1) بارہویں جماعت میں اردو مضمون میں ٹاپ (1997)
ایوارڈ من جانب مہاراشٹرا اسٹیٹ اردو اکیڈمی ممبئی
(2) مقابلۂ خوش نویسی میں دوم انعام (1998)
منعقدہ من جانب ادارۂ فیضِ قلم، مالیگاؤں

(3) تقریری مقابلے میں اول انعام (1998)
منعقدہ من جانب اے ٹی ٹی ہائی اسکول کلچرل کمیٹی، مالیگاؤں
(4) بیسٹ کیلی گرافر ان اردو (1999)
من جانب الانصار ایجوکیشنل سوسائٹی، ہزار کھولی، مالیگاؤں
(5) بی۔اے میں اردو مضمون میں ٹاپ (2002)
ایوارڈ من جانب مہاراشٹرا اسٹیٹ اردو اکیڈمی ممبئی
(6) ایم۔اے میں اردو مضمون میں ٹاپ (2004)
ایوارڈ من جانب مہاراشٹرا اسٹیٹ اردو اکیڈمی ممبئی
(7) ایوارڈ من جانب کل ہند تنظیم اردو اساتذہ، ناسک ڈیویژن،
برائے ادبی و تدریسی خدمات (2009) بہ دست محترم اطہر پرویز صاحب
(8) حجۃ الاسلام ایوارڈ برائے پی۔ایچ۔ڈی (2011)
من جانب تنظیم نوجوانانِ اہلِ سنت، اورنگ آباد
(9) بیسٹ اکیڈمک اچیومنٹ برائے پی ایچ ڈی (2011)
بہ دست محترم ڈاکٹر اے جی خان (بی سی یو ڈی، مراٹھواڑہ یونی ورسٹی اورنگ آباد)
(10) فخرِ سنیت ایوارڈ برائے پی ایچ ڈی (2011)
من جانب رقیہ نجمن ایجوکیشنل سوسائٹی، مالیگاؤں بہ دست حضرت مفتی مجیب اشرف صاحب قبلہ
(11) وقارِ قلم ایوارڈ برائے پی ایچ ڈی (2011)
من جانب ترقی اردو ہند، شاخ مالیگاؤں وارد ولاعب ریری ٹرسٹ، مالیگاؤں
(12) فیضانِ رشید ایوارڈ برائے پی ایچ ڈی، (2011)
من جانب نوجوانانِ بزمِ حق، نیائے ڈونگری
(13) اعزاز من جانب مہاراشٹر راجیہ پراتھمک شکشک سنگھ شاخ ناندگاؤں
برائے پی ایچ ڈی، (2011) بہ دست مسٹر پنکج بھجبل ایم ایل اے، ناندگاؤں
(14) توصیفی سند، سپاس نامہ و اعزاز برائے پی ایچ ڈی، (2011)

من جانب جامعہ غوثیہ نجم العلوم ممبئی

مطبوعات:

(1) چہل حدیث مع گلدستۂ احادیث 2004ء

(2) اردو کی دل چسپ اور غیر معروف صنعتیں 2005ء

(3) لمعاتِ بخشش (نعتیہ دیوان) 2009ء

(4) تذکرۂ مجیب 2010ئ

(5) عملی قواعد اردو 2010ء

(6) نثر رضا کے ادبی جواہر پارے 2011ء

(7) سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش طبعی 2011ء

(8) جنگ آزادی 1857ء کا فتوائے جہاد اور علامہ فضل حق کا قائدانہ کردار 2011ء

(9) تشطیراتِ بخشش (شعری مجموعہ) 2011ء

(10) شادی کا اسلامی تصور 2011ء

(11) پھنس گیا کنجوس (ادبِ اطفال، مراٹھی کہانیوں کا ترجمہ) 2011ء

(12) اقلیمِ نعت کا معتبر سفیر...... نظمی مارہروی 2011ء

(13) عملی قواعد اردو 2011ء

(14) گلشنِ اقوال 2011ء

(15) رہنمائے نظامت 2011ء

(16) خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ 2011ء

(17) جگا ڈاکو اور جادوئی غار (کہانیاں) 2012ء

(18) سلطان ٹیپو 2012ء

(19) میلاد النبی ﷺ اور علمائے عرب 2012ء

(20) حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا 2012ء

(21) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا 2012ء

(22) حضرت حفصہ بنت عمر و حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا 2012ء

(23) گل دستے (نظمیں برائے اطفال) (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(24) درود و سلامِ رضا مع فرہنگ (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(25) نعت کی خوشبو گھر گھر پھیلے (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(26) نعت میں حزم و احتیاط اور موضوع روایتیں (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(27) عید الفطر اجتماعیت اور اخوت کے عملی اظہار کا دن (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(28) ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط کی "اردو میں حمد و مناجات" پر چند معروضات (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(29) بدر القادری مصباحی۔ فکر اقبال کے حسین و جمیل مظہر (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(30) مقیم اثر بیاولی۔ نو تراشیدہ ترکیبوں کا مجتہد شاعر و نثار (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(31) علامہ حسن رضا بریلوی کی نعتیہ شاعری (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(32) محدث اعظم...... شخصیت اور شاعری (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(33) بلبلِ بستانِ مدینہ...... علامہ اختر رضا ازہری بریلوی (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(34) مولانا سعید اعجاز کامٹوی کی سعادت افروز نعتیہ و سلامیہ شاعری (انٹرنیٹ ایڈیشن)

(36) مشکوٰۃِ بخشش (نعتیہ دیوان) (انٹرنیٹ ایڈیشن)

رابطہ

سروے نمبر ۳۹، پلاٹ نمبر ۱۴، نیا اسلام پورہ، مالیگاؤں 423203

(ضلع ناسک) مہاراشٹر، انڈیا۔

سائٹس

www.mushahidrazvi.blogspot.in

www.mushahidrazvi.wordpress.com

www.scribd.com/mushahidrazvi/

www.facebook.com/mushahidrazvi1/

www.twitter.com/mushahidrazvi/

mushahidrazvi79@gmail.com